ترتیل وتجوید کے ضروری مباحث

سوال: ترتیل کا لغوی اور اصطلاحی معنٰی بیان کیجئے۔

جواب: ترتیل کا لغوی معنٰی ٹھہر ٹھہر کر عمدہ پڑھنا، اور علماء وقرآء نے ترتیل کی اصطلاحی تعریف یوں کی ہے [اَلتَّرْتِیْلُ هُوَ تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ] ترجمہ: ''ترتیل کہتے ہیں قرآن مجید کے حروف کو عمدہ اور خوبصورت طریقہ سے صاف صاف پڑھنا اور وقفوں کے احکامات جاننا۔

وضاحت: ترتیل کے دو اجزاء ہیں۔(۱) تجوید الحروف (۲) معرفۃ الوقوف۔ پھر تجوید الحروف کے دو اجزاء ہیں، (۱) مخارج الحروف (۲) صفات الحروف۔ اور معرفۃ الوقوف کے بھی دو اجزاء ہیں، (۱) کیفیتِ وقف (۲) محلِّ وقف۔

سوال: تجوید کا لغوی واصطلاحی معنٰی بیان کیجئے۔

جواب: تجوید کا لغوی معنٰی ہے [تَحْسِیْنُ الشَّئِی] کسی چیز کو عمدہ اور خوبصورت بنانا، اور علماء وقرآء نے تجوید کی اصطلاحی تعریف یوں بیان کی ہے، [اَلتَّجْوِیْدُ هُوَ اَدَآءُ الْحُرُوْفِ مِنْ مَّخَارِجِهَا الْخَاصَّةِ لَهَا مَعَ جَمِیْعِ صِفَاتِهَا اللَّازِمَةِ وَالْعَارِضَةِ بِسَهُوْلَةٍ وَّبِغَیْرِ کُلْفَةٍ]

ترجمہ: تجوید کہتے ہیں (قرآن مجید کے) سارے حرفوں کو ان کے خاص مخارج سے صفاتِ لازمہ اور صفاتِ عارضہ کے ساتھ، سہولت سے بغیر تکلیف کے ادا کرنا، اور مختصر تعریف تجوید کی یوں کی گئی ہے [اَلتَّجْوِیْدُ هُوَ اَدَآءٌ کَاَدَآءِ الرَّسُوْل ﷺ] **ترجمہ:** تجوید حروفِ قرآن کی اس ادا کا نام ہے جو رسول اللہ ﷺ کی ادا ہے۔

سوال: تجوید کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تجوید کی دو قسمیں ہیں، (1) تَجْوِیْدِ عَمَلِیْ (2) تَجْوِیْدِ عِلْمِیْ

سوال: تجویدِ عملی اور تجوید علمی کا مطلب کیا ہے؟

جواب: تجویدِ عملی کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت اس طریقہ پر کرنا، جس طرح حضرت محمد ﷺ کرتے تھے۔ اور تجوید علمی کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کے متعلق ان قواعد وضوابط اور قوانین واحکام کو معلوم کرنا، جو تجوید کے ماہرین علماء قرآء نے مقرر کیے ہیں،

یعنی تجوید کی ضروری کتابیں پڑھنا، تجوید علمی ہے۔

سوال : تجوید عملی کا حکم کیا ہے؟

جواب : تجوید عملی فرض عین ہے، یعنی قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے مسلمان عاقل بالغ مرد، عورت پر تجوید عملی کیساتھ قرآن مجید پڑھنا فرض عین ہے، خواہ تلاوت تھوڑی کرے یا زیادہ، خود پڑھے یا دوسروں کو پڑھائے۔

سوال : تجوید علمی کا حکم کیا ہے؟

جواب : علماء کرام اور قرآء حضرات کا اس پر اتفاق ہے کہ تجوید علمی فرض کفایہ اور واجب شرعی ہے۔ یعنی عام مسلمانوں کے لئے تجوید کی کتابیں پڑھنا اور قواعد وقوانین سیکھنا مستحب ہے، اور وہ لوگ جو قرآن مجید کی خدمت کرتے ہیں یعنی **عُلَمَاء و قُرَّاء و حُفَّاظ** ان کے لئے تجوید علمی کا سیکھنا لازمی اور ضروری ہے، کیونکہ اگر یہ لوگ بھی تجوید کے قوانین وقواعد سے ناواقف ہوں، تو الفاظِ قرآن کی غلط اشاعت ہوکر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہوگا جو کہ بہت بڑا گناہ ہے، **الحاصل** (اڑتالیس میل کی حد میں ایک ماہر، تجوید کے فن کے عالم کا موجود ہونا ضروری ہے، ورنہ سب کے سب گنہگار ہونگے (از کمال الفرقان)

سوال : علم تجوید کا موضوع کیا ہے؟

جواب : علم تجوید کا موضوع، حروف قرآن اور الفاظ قرآن ہیں، یعنی تجوید کی کتابوں میں حروف قرآن اور الفاظ قرآن کے متعلق قواعد وقوانین بیان ہوتے ہیں۔

سوال : علم تجوید کا مقصد کیا ہے؟

جواب : علم تجوید کا مقصد یہ ہے [صَوْنُ اللِّسَانِ عَنِ الْخَطَأِ فِیْ اَدَآءِ الْقُرْاٰنِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ بِالطَّرِيْقَةِ الْمَسْنُوْنَةِ] ترجمہ: قرآن مجید کے حروف کو غلط پڑھنے سے زبان کو بچانا اور قرآن مجید کی تلاوت حضرت محمد ﷺ کے مسنون طریقہ پر کرنا۔

سوال : علم تجوید کا فائدہ اور نتیجہ کیا ہے؟

جواب : علم تجوید کا فائدہ اور نتیجہ یہ ہے [تَحْصِيْلُ رِضَآءِ اللّٰهِ وَتَحْصِيْلُ سَعَادَةِ الدَّارَيْنِ] اللہ تعالیٰ کی رضامندی وخوشنودی حاصل ہونا اور دونوں جہانوں کی سعادت وکامیابی نصیب ہونا۔

سوال : علم تجوید کے ضروری اجزاء کتنے ہیں؟

جواب : علم تجوید کے ضروری اجزاء چار ہیں، (1) حروف کے مخارج سیکھنا (2) حروف کی صفات جاننا (3) حروف کے احکام پہچاننا (4) زبان سے صحیح حروف پڑھنے کی محنت کرنا۔ ان کو ارکان تجوید بھی کہا جاتا ہے۔

(1) مخارج کی اہمیت : مثلاً حا کو ھا کے مخرج سے ادا کرنے سے معنی غلط ہو جاتا ہے۔ جیسے الحمد کا معنی (ساری تعریفیں) اور الھمد کا معنی (آگ کی گرمائش کا ختم ہو جانا۔

(2) صفات لازمہ کی اہمیت : مثلاً صاد میں صفتِ لازمہ استعلاء اور اطباق ادا نہ کرنے سے معنی غلط ہو جاتا ہے جیسے والصیف کا معنی (گرمی کا موسم) اور والسیف کا معنی (تلوار)

(3) حروف کے احکام پہچاننے کی اہمیت : مثلاً الف مدہ میں ایک الف کے برابر لمبا مد کرنا واجب ہوتا ہے جیسے وقلنا کا معنی (ہم نے کہا) (الف کے ساتھ) اور وقلن کا معنی (ان سب عورتوں نے کہا) (بغیر الف کے پڑھنے سے معنی غلط ہوگا)

(4) زبان سے حروف صحیح ادا کرنے کی اہمیت: مثلاً ضاد کی ادائیگی میں محنت نہ کرنے سے معنی غلط ہو جاتا ہے جیسے فَتَرْضٰی کا معنی (پس آپ خوش ہو جائیں گے) اور فَتَرْدٰی کا معنی (پس آپ ہلاک ہو جائیں گے) (نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِکَ) ضاد کی جگہ دال پڑھنے سے معنی انتہائی غلط ہو جاتا ہے۔

سوال : علم تجوید کی فضیلت کیا ہے؟

جواب : علم تجوید تمام علوم میں اشرف و افضل ہے اس لئے کہ علم تجوید کا تعلق براہ راست الفاظ قرآن سے ہے اور قرآن مجید کا افضل و اشرف ہونا اَظْھَرُ مِنَ الشَّمْسِ ہے۔

سوال : تجوید کے خلاف پڑھنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب : تجوید کے خلاف پڑھنے کو لحن کہتے ہیں۔

سوال : لحن کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب : لحن کی دو قسمیں ہیں (۱) لحن جلی (۲) لحن خفی

سوال: لحنِ جلی کا معنیٰ کیا ہے؟

جواب: لحن جلی کا معنیٰ واضح اور بھاری غلطی۔

سوال: لحنِ جلی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: لحنِ جلی کی دس قسمیں ہیں۔(۱) ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلنا یعنی مخارج میں غلطی کرنا۔ جیسے اَلْـحَـمْـدُ کی جگہ اَلْهَمْدُ پڑھنا (۲) صفاتِ لازمہ کی غلطی کرنا جیسے وَالصَّيْفُ کی جگہ وَالسَّيْفِ پڑھنا (۳) کسی حرف کو گھٹا دینا جیسے قُـلْـنَا کی جگہ قُلْنَ پڑھنا (۴) کسی حرف کو بڑھادینا جیسے جَعَلَ کی جگہ جَعَلَا پڑھنا۔(۵) ایک حرکت کی جگہ دوسری حرکت پڑھنا جیسے اَنْـعَـمْتَ کی اَنْعَمْتُ پڑھنا (۶) ساکن حرف کو متحرک پڑھنا جیسے خَـلَـقْنَا کی جگہ خَـلَـقَنَا پڑھنا (۷) متحرک کو ساکن پڑھنا جیسے مِـنْ يَّـوْمِ الْجُمُعَةِ کی جگہ مِنْ يَّوْمِ الْـجُمْعَةِ پڑھنا (۸) مشدد حرف کو ساکن پڑھنا جیسے مُسْتَقِرٌّ کی جگہ مُسْتَقِرْ پڑھنا (۹) مشدد کو مخفف پڑھنا جیسے قَدَّرَ کی جگہ قَدَرَ۔(۱۰) مخفف کو مشدد پڑھنا جیسے جَمَعَ کی جگہ جَمَّعَ پڑھنا۔

سوال: لحنِ جلی کا حکم کیا ہے؟

جواب: لحنِ جلی حرام ہے اس لئے کہ اس سے قرآن مجید کے حروف میں کمی یا زیادتی پیدا ہو کر معنیٰ غلط ہو جاتا ہے۔ اور لحنِ جلی سے کبھی کبھی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ نیز تلاوت میں جس طرح لحنِ جلی کرنا گناہ ہے اس طرح لحنِ جلی سے تلاوت سننا بھی گناہ ہے۔

سوال: لحنِ خفی کا معنیٰ کیا ہے؟

جواب: لحنِ خفی کا معنیٰ ہلکی اور باریک غلطی۔ یعنی صفاتِ عارضہ میں غلطی کرنا، مثلاً پُر حرف کو باریک پڑھنا، یا غنہ نہ کرنا، یا مدِ فرعی نہ کرنا وغیرہ۔

سوال: لحنِ خفی کا حکم کیا ہے؟

جواب: لحنِ خفی مکروہ ہے مگر علماء کرام وقراء اور حفاظ کے لئے اس سے بچنا بھی ضروری ہے کیونکہ یہ حضرات خدامِ قرآن ہیں نیز اہلِ علم حضرات کا لحنِ خفی کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہو سکتا ہے۔

قرآن مجید اللہ جل شانہٗ کا شاہی کلام ہے۔ یہ سب کتابوں میں افضل اور احسن ہے۔ ترتیل سے اس کی تلاوت کرنے کا حکم ہوا ہے۔ "وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا" (الآیۃ) ترتیل کے دو جز ہیں (۱) تجوید الحروف (۲) معرفۃ الوقوف۔ یعنی حرفوں کو خوبصورت پڑھنے اور وقفوں کے احکام جاننے کو ترتیل کہتے ہیں۔ حرفوں کو مسنون طریقہ پر خوبصورت پڑھنے کے لئے مخارج اور صفات کا جاننا ضروری ہے۔

مخارج الحروف

(مخرج کی جمع مخارج ہے، مخرج کا معنیٰ نکلنے کی جگہ، مخارج الحروف کا معنیٰ حروف کے نکلنے کی جگہ۔)

(مخارج کل سترہ ہیں۔)

پہلا مخرج : جوفِ دہن (یعنی منہ کے اندر کا خالی حصہ) اس سے حروفِ مدہ نکلتے ہیں حروفِ مدہ تین ہیں، واؤ ساکن جب کہ اس سے پہلے پیش ہو، یا ساکن جب کہ اس سے پہلے زیر ہو، الف ساکن جب کہ اس سے پہلے زبر ہو، تینوں کی مثال، اُوْذِيْنَا (پ ۹ ع ۵) نُوْحِيْهَا (پ ۱۲ ع ۴) اُوْتِيْنَا (پ ۱۹ ع ۱۷) ان سب الفاظ میں واؤ، یا اور الف مدہ ہیں اور یہ تینوں حروف منہ کے اندر خالی حصہ سے ادا ہوتے ہیں۔

ان کو حروفِ مدہ اس لئے کہا جاتا ہے، کہ ان میں ایک الف کے برابر مدِ اصلی کرنا ہر وقت لازمی ہوتا ہے اور ان کو حروفِ ہوائیہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ ہوا میں پورے ہو جاتے ہیں اور ان کو حروفِ جوفیہ اس لئے کہا جاتا ہے، کہ ان کا مخرج جوفِ دہن ہے۔

وضاحت: حروفِ مدہ کی آواز کو ناک سے بچانے کا طریقہ یہ ہے کہ ناک کو پکڑ لیں اور نوحیھا۔ اوتینا۔ جیسے الفاظ پڑھ لیں اگر آواز ناک میں بند نہ ہو تو حروفِ مدہ صحیح ادا ہوئے اور اگر آواز بند ہو گئی تو حروفِ مدہ غلط ادا ہوئے۔

دوسرا مخرج : اقصائے حلق، یعنی حلق کا نیچے والا حصہ، جو سینہ کی طرف ہے اس میں **همزہ** اور **ها** ادا ہوتے ہیں۔

ھمزہ کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَ، اِ، اُ، (سخت آواز سے ادا ہو صفتِ لازمہ شدت کی وجہ سے)
ھمزہ کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَءْ . اِءْ . اُءْ (صفتِ لازمہ شدت کی وجہ سے آواز بند ہو جائے)
ھمزہ کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	ءَّاَ . ءِّاِ . ءُّاُ . شدت کی وجہ سے آواز بند پھر جاری ہو۔
ھا کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	ہَ۔ہِ۔ہُ (نرم آواز سے ادا ہو صفت لازمہ رخوت کی وجہ سے)
ھا کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَہْ۔اِہْ۔اُہْ (صفتِ لازمہ رخوت کی وجہ سے آواز جاری رہے)
ھا کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَہَّ . اَہِّ . اَہُّ . رخوت کی وجہ سے آواز جاری رہے۔

تیسرا مخرج: وسطِ حلق یعنی حلق کا درمیانی حصہ، اس میں عین اور حا ادا ہوتے ہیں۔

عیؔن کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے	عَ . عِ . عُ . (درمیانہ آواز کے ساتھ ادا ہو توسط کی وجہ سے)
عیؔن کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَعْ . اِعْ . اُعْ . (درمیانی آواز، نہ سخت، نہ نرم)
عیؔن کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَعَّ . اَعِّ . اَعُّ . توسط کی وجہ سے درمیانہ آواز کے ساتھ۔
حا کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	حَ . حِ . حُ . (نرم آواز کے ساتھ ادا ہو، رخوت کی وجہ سے)
حا کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَحْ . اِحْ . اُحْ . (آواز جاری رہے۔ رخوت کی وجہ سے)
حا کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَحَّ . اَحِّ . اَحُّ . رخوت کی وجہ سے آواز جاری رہے۔

چوتھا مخرج: ادنائے حلق، یعنی حلق کا اوپر والا حصہ جو زبان کی جڑ کے متصل ہے اس سے غیؔن اور خا ادا ہوتے ہیں۔

تاکید: غیؔن اور خا کی ادائیگی میں صفتِ استعلاء کی وجہ سے زبان کی جڑ، تالو کی طرف بلند ہو تا کہ دونوں حروف موٹے ادا ہوں ۔ **تنبیہ:** غیؔن اور خا کی ادائیگی میں ہونٹ گول نہ ہوں۔

غیؔن کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے	غَ . غِ . غُ . (پُر ادا ہو استعلاء کی وجہ سے)
غیؔن کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَغْ . اِغْ . اُغْ . (آواز موٹی اور جاری رہے استعلاء اور رخوت کی وجہ سے)
غیؔن کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَغَّ . اَغِّ . اَغُّ . رخوت کی وجہ سے آواز جاری رہے۔
خا کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	خَ . خِ . خُ . (پُر ادا ہو استعلاء کی وجہ سے)

خا کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَخْ. اِخْ. اُخْ (آواز موٹی اور جاری رہے استعلاء اور رخوت کی وجہ سے)
خا کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَخَّ. اَخِّ. اَخُّ. رخوت کی وجہ سے آواز جاری رہے۔

وضاحت: ھمزہ، ھا، عیؔن، حا، غیؔن اور خا، ان چھ حروف کو حروفِ حلقیہ کہتے ہیں۔اس لئے کہ یہ حلق میں ادا ہوتے ہیں۔لِخُرُوْجِهَا مِنَ الْحَلْقِ.

پانچواں مخرج: زبان کی جڑ (حلق کی طرف) جب لہات یعنی اوپر کوے کے متصل تالو سے لگ جائے سختی کے ساتھ، اس سے قاف ادا ہوتا ہے۔**تاکید:** قاف پُر ادا ہو **تنبیہ** ہونٹ گول نہ ہوں

قاف کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے	قَ. قِ. قُ. (قاف پُر اور سخت آواز سے ادا ہو استعلاء اور شدت کی وجہ سے)
قاف کو جزم اور قلقلہ لازمی کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَقْ. اِقْ. اُقْ. (آواز مخرج میں ہل جائے)
قاف کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَقَّ. اَقِّ. اَقُّ. شدت کی وجہ سے آواز بند ہو کر پھر جاری ہو۔

چھٹا مخرج: زبان کی جڑ (منہ کی طرف) جب اوپر لہات یعنی کوے کے متصل تالو کیساتھ سختی سے لگ جائے تو اس سے باریک کاف ادا ہوتا ہے۔

کاف کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے	كَ . كِ . كُ . (سخت آواز کے ساتھ ادا ہو شدت کی وجہ سے)
کاف کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَكْ . اِكْ . اُكْ . (آواز بند ہو اور سانس جاری رہے)
کاف کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَكَّ . اَكِّ . اَكُّ . شدت کی وجہ سے آواز بند ہو کر پھر جاری ہو۔

قاف اور کاف کو حروفِ لہاتیہ کہا جاتا ہے۔اس لئے کہ یہ لہات کے قریب ادا ہوتے ہیں۔لِخُرُوْجِهَا مِنْ قُرْبِ اللُّهَاتِ.

ساتواں مخرج: زبان کا درمیان، جب اپنے مقابل اوپر تالو سے لگ جائے تو اس سے جیؔم، شیؔن، یائے متحرک اور یائے لین ادا ہوتے ہیں۔

جیم کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	جَ. جِ. جُ. (سخت آواز کے ساتھ ادا ہو شدت کی وجہ سے)
جیم کو جزم اور قلقلہ لازمی کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَجْ. اِجْ. اُجْ. (ھمزہ علیحدہ، جیم علیحدہ ادا ہو، جیم میں آواز ہل جائے)

جیم کوشد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَجّ. اَجّ. اَجّ. شدت کی وجہ سے آواز بند ہو کر پھر جاری ہو۔
شین کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے	شَ. شِ. شُ. (نرم آواز کے ساتھ ادا ہو رخوت کی وجہ سے)
شین کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَشْ. اِشْ. اُشْ (آواز منہ میں پھیل جائے، تفشی کی وجہ سے)
شین کوشد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَشّ. اِشّ. اُشّ. رخوت کی وجہ سے آواز جاری رہے۔
یا کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	یَ. یِ. یُ. (نرم آواز کے ساتھ ادا ہو، رخوت کی وجہ سے)
یا کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَیْ. (نرم آواز سے ادا ہو رخوت کی وجہ سے)
یا کوشد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَیّ. اِیّ. اُیّ. رخوت کی وجہ سے آواز جاری ہو۔

ان حروف کو حروف شَجْرِیَّہْ کہتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ منہ کے درمیان سے ادا ہوتے ہیں۔ لِخُرُوْجِهَا مِنْ شَجْرِالْفَمِ.

وضاحت: آگے آنے والے حروف کی ادائیگی میں اوپر والے دانت اور داڑھیں استعمال ہوں گی، نیچے والے صرف ثنایا سفلی، صاد زا اور سین میں استعمال ہوں گے باقی نیچے والے دانت اور داڑھیں استعمال نہیں ہوں گے۔

آٹھواں مخرج: زبان کی کروٹ جب اوپر کے آخری پانچ داڑھوں (ایک ضاحک، تین طواحن، ایک ناجذ) کی جڑ سے لگ جائے، دائیں طرف یا بائیں طرف، اس سے ضاد ادا ہوتا ہے۔

تاکید: ضاد کی ادائیگی میں زبان کا درمیان صفتِ اطباق کی وجہ سے اوپر تالو کی ساتھ چمٹ جائے اور صفتِ استعلاء کی وجہ سے زبان کی جڑ، تالو کی طرف بلند ہو ان دونوں صفات کی وجہ سے ضاد خوب موٹا ادا ہوگا۔**تنبیہ**: ضاد کی ادائیگی میں زبان کی نوک سامنے والے دانتوں سے نہ لگے اور ہونٹ بھی گول نہ ہوں۔

ضاد کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے	ضَ. ضِ. ضُ. (خوب موٹا ادا ہو استعلاء و اطباق کی وجہ سے)
ضاد کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَضْ. اِضْ. اُضْ۔ (آواز لمبی ہو جائے استطالت اور رخوت کی وجہ سے)
ضاد کوشد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَضّ. اِضّ. اُضّ. رخوت کی وجہ سے آواز جاری ہو۔

ضاد کو حرفِ حافیہ کہتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ زبان کے کنارہ سے ادا ہو۔ لِخُرُوْجِهَا مِنْ حَافَةِ اللِّسَانِ.

نواں مخرج: زبان کی نوک والا گول کنارہ، جب ثنایا علیا اور اوپر والے دو رباعی، دو انیاب، دو ضواحک کے اوپر، مسوڑھوں سے لگ جائے تو اس سے لام ادا ہوتا ہے۔

لآم کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	لَ۔لِ۔لُ۔ (درمیانہ آواز، نہ نرم نہ سخت، توسط کی وجہ سے)
لآم کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَلْ۔اِلْ۔اُلْ۔ (درمیانہ آواز کے ساتھ)
لآم کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَلَّ۔اَلِّ۔اَلُّ۔ توسط کی وجہ سے درمیانہ آواز۔

لآم کو حروفِ طَرَفِیَّۃ کہتے ہیں۔اس لئے کہ یہ زبان کے کنارہ سے ادا ہوتا ہے۔لِخُرُوْجِهَا مِنْ طَرْفِ اللِّسَانِ.

دسواں مخرج: زبان کا کنارہ، جب ثنایا علیا، رباعی، اور انیاب کے مسوڑھوں سے لگ جائے تو اس سے نوؔن ادا ہوتا ہے۔ نوؔن کو حرفِ طرفیہ کہتے ہیں۔

نوؔن کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے	نَ۔نِ۔نُ۔ (درمیانہ آواز، نہ نرم نہ سخت، توسط کی وجہ سے)
نوؔن کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَنْ۔اِنْ۔اُنْ۔ (درمیانہ آواز کے ساتھ)
نوؔن کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَنَّ۔اَنِّ۔اَنُّ۔ توسط کی وجہ سے درمیانہ آواز۔

گیارھواں مخرج: زبان کا کنارا اور پشتِ زبان، جب ثنایا علیا اور رباعی کے مسوڑھوں سے لگ جائے اس سے را ادا ہوتا ہے۔**تاکید:** را کو پُر ادا کرتے وقت زبان کی پشت اوپر مسوڑھوں کے متصل تالو کے ساتھ زیادہ لگے اور را کو باریک ادا کرتے وقت صرف زبان کا کنارہ مسوڑھوں سے لگے۔

تنبیہ: را کی ادائیگی میں حقیقی تکرار پیدا نہ ہو۔

را کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	رَ۔رِ۔رُ۔ (درمیانہ آواز، نہ نرم نہ سخت، توسط کی وجہ سے)
را کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَرْ۔اِرْ۔اُرْ۔ (درمیانہ آواز کے ساتھ)
را کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَرَّ۔اَرِّ۔اَرُّ۔ توسط کی وجہ سے درمیانہ آواز۔

را کو بھی حرفِ طرفیہ کہتے ہیں۔

بارھواں مخرج: زبان کی نوک، جب ثنایا علیا کی جڑ اور مسوڑھوں سے لگ جائے تو اس سے طا، دآل اور تا ادا ہوتے ہیں۔**تاکید:** طا صفتِ استعلاء و اطباق کی وجہ سے خوب پُر ادا ہو۔**تنبیہ:** طا کی ادائیگی میں ہونٹ گول نہ ہوں۔

طا کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	طَ. طِ. طُ. (خوب پُر اور سخت آواز سے ادا ہو صفت استعلاء، اطباق اور شدت کی وجہ سے)
طا کو جزم اور قلقلہ لازمی کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَطْ. اِطْ. اُطْ. (ھمزہ جدا ادا ہو اور طا جدا)
طا کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَطَّ. اَطِّ. اَطُّ. شدت کی وجہ سے آواز بند ہو کر پھر جاری ہو۔
دآل کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	دَ. دِ. دُ. (سخت آواز کے ساتھ ادا ہو شدت کی وجہ سے)
دآل کو جزم اور قلقلہ لازمی کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَدْ. اِدْ. اُدْ. (ھمزہ جدا ادا ہو اور دآل جدا)
دآل کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَدَّ. اَدِّ. اَدُّ. شدت کی وجہ سے آواز بند ہو کر جاری رہے۔
تا کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	تَ. تِ. تُ. (سخت آواز کے ساتھ ادا ہو شدت کی وجہ سے)
تا کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَتْ. اِتْ. اُتْ. (آواز بند ہو اور سانس جاری رہے)
تا کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَتَّ. اَتِّ. اَتُّ. شدت کی وجہ سے آواز بند ہو کر جاری رہے۔

ان تینوں حرفوں کو حروفِ نِطَعِیَّہ کہتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تالو کی غار سے ادا ہوتے ہیں۔ لِخُرُوْجِهَا مِنْ نِطْعِ الْغَارِ.

تیرھواں مخرج: زبان کی نوک جب ثنایا علیا کے درمیان اور جڑ والے کناروں سے لگ جائے تو اس سے ظا، ذآل اور ثا ادا ہوتے ہیں۔ **تاکید:** ظا صفتِ استعلاء و اطباق کی وجہ سے خوب پُر ادا ہو۔ **تنبیہ:** ظا کی ادائیگی میں ہونٹ گول نہ ہوں۔

ظا کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	ظَ. ظِ. ظُ. (خوب پُر ادا ہو، صفتِ استعلاء و اطباق کی وجہ سے)
ظا کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَظْ. اِظْ. اُظْ. (آواز جاری رہے، رخوت کی وجہ سے)
ظا کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَظَّ. اَظِّ. اَظُّ. رخوت کی وجہ سے آواز جاری رہے۔
ذآل کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	ذَ. ذِ. ذُ. (نرم آواز سے ادا ہو رخوت کی وجہ سے)
ذآل کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَذْ. اِذْ. اُذْ. (آواز جاری رہے)
ذآل کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَذَّ. اَذِّ. اَذُّ. رخوت کی وجہ سے آواز جاری رہے۔

ثا کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	ثَ . ثِ . ثُ . (نرم آواز کے ساتھ ادا ہو رخوت کی وجہ سے)
ثا کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَثْ . اِثْ . اُثْ . (آواز جاری رہے)
ثا کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَثَّ . اَثِّ . اَثُّ . رخوت کی وجہ سے آواز جاری رہے۔

ان تینوں حرفوں کو حروفِ لِثَوِیَّۃ کہتے ہیں۔اس لئے کہ یہ مسوڑھوں کے قریب ثنایا علیا کے کناروں سے ادا ہوتے ہیں۔لِخُرُوْجِهَا مِنْ قُرْبِ لِثَّةِ الثَّنَايَا الْعُلْيَا.

چودھواں مخرج: زبان کا سرا، جب ثنایا سفلیٰ کے مقابل ہو جائے اور ثنایا علیا، ثنایا سفلیٰ کے سرے آپس میں معمولی لگ جائیں تو اس سے صاد، زا، اور سین ادا ہوتے ہیں۔**تاکید:** صاد صفتِ استعلاء و اطباق کی وجہ سے خوب پُر ادا ہو۔**تنبیہ**: صاد کی ادائیگی میں ہونٹ گول نہ ہوں۔

صاد کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	صَ . صِ . صُ . (خوب پُر ادا ہو استعلاء و اطباق کی وجہ سے)
صاد کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَصْ . اِصْ . اُصْ . (آواز پُر اور جاری رہے)
صاد کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَصَّ . اَصِّ . اَصُّ رخوت کی وجہ سے آواز جاری رہے
زا کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	زَ . زِ . زُ . (تیز آواز کے ساتھ ادا ہو صفیر کی وجہ سے)
زا کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَزْ . اِزْ . اُزْ . (تیز اور جاری آواز کے ساتھ)
زا کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَزَّ . اَزِّ . اَزُّ رخوت کی وجہ سے آواز جاری رہے۔
سین کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	سَ . سِ . سُ . (تیز آواز کے ساتھ ادا ہو صفیر کی وجہ سے)
سین کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَسْ . اِسْ . اُسْ . (تیز اور جاری آواز کے ساتھ)
سین کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَسَّ . اَسِّ . اَسُّ . رخوت وجہ کی سے آواز جاری رہے

ان تینوں حرفوں کو حروفِ اَسَلِیَّۃ کہتے ہیں اس لئے کہ یہ زبان کی نوک سے ادا ہوتے ہیں۔لِخُرُوْجِهَا مِنْ اَسَلَةِ اللِّسَانِ.

پندرھواں مخرج: ثنایا علیا کی نوکیں، جب نیچے ہونٹ کے درمیان سے لگ جائیں تو اس سے فا ادا ہوتا ہے۔

فا کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	فَ. فِ. فُ. (نرم آواز کے ساتھ رخوت کی وجہ سے)
فا کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَفْ. اِفْ. اُفْ. (آواز جاری رہے)
فا کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَفَّ. اَفِّ. اَفُّ. رخوت کی وجہ سے آواز جاری رہے

فا کو حَرْفِ شَفَوِیَّۃٌ کہتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ ہونٹ سے ادا ہوتا ہے۔ لِخُرُوْجِهَا مِنَ الشَّفَةِ.

سولهواں مخرج: دونوں ہونٹوں کے تری حصہ سے بَا ادا ہوتا ہے۔ دونوں ہونٹوں کے خشک حصہ سے مِیم ادا ہوتا ہے۔ دونوں ہونٹوں کو نامکمل ملانے سے واو متحرک اور واو لین ادا ہوتا ہے۔

با کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	بَ. بِ. بُ. (سخت آواز کے ساتھ ادا ہو شدت کی وجہ سے)
با کو جزم اور قلقلہ لازمی کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَبْ. اِبْ. اُبْ. (همزہ جدا ادا ہو اور با جدا)
با کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَبَّ. اَبِّ. اَبُّ. شدت کی وجہ سے آواز بند ہو کر پھر جاری ہو
مِیم کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	مَ. مِ. مُ. (درمیانہ آواز کے ساتھ ادا ہو توسط کی وجہ سے)
مِیم کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَمْ. اِمْ. اُمْ. (درمیانہ آواز کے ساتھ)
مِیم کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَمَّ. اَمِّ. اَمُّ. توسط کی وجہ سے درمیانہ آواز کے ساتھ۔
واو کو زبر، زیر، پیش کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	وَ. وِ. وُ. (دونوں ہونٹ گول ہو جائیں)
واو کو جزم کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَوْ. (نرم آواز کے ساتھ ادا ہو رخوت کی وجہ سے)
واو کو شد کے ساتھ یوں ادا کریں گے۔	اَوَّ. اَوِّ. اَوُّ. رخوت کی وجہ سے آواز جاری رہے

ان تینوں حرفوں کو حُرُوْفِ شَفَوِیَّۃٌ کہتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ ہونٹوں سے ادا ہوتے ہیں۔ لِخُرُوْجِهَا مِنَ الشَّفَتَیْنِ.

سترهواں مخرج: ناک کا بانسہ اس میں غنہ ادا ہوتا ہے۔ یعنی نون مُخْفٰی اور نون تنوین جیسے مِنْ جِبَالٍ فِیْهَا.

پہلا مخرج اور آخری مخرج یعنی جوفِ دہن اور خیشوم، ان دونوں کو مخرج مقدر کہتے ہیں اور باقی پندرہ مخرج محقق کہتے ہیں۔

صفات الحروف

یعنی حروف کی کیفیات اور حالات (پستی، بلندی، نرمی، اور سختی کے لحاظ سے)

صفت کی جمع صفات ہے۔ صفات دو قسم پر ہیں۔ (۱) صفات لازمہ (۲) صفاتِ عارضہ

سوال: صفتِ لازمہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب: صفتِ لازمہ حرف کی وہ کیفیت ہے جو حرف میں ہمیشہ پائی جائے اگر وہ لازمی صفت حرف میں ادا نہ ہو تو وہ حرف کسی دوسرے حرف سے بدل جائے یا حرف میں نقصان پیدا ہو جائے یا حرف عربی حرف نہ رہے۔ مثلاً صاد میں اگر اطباق و استعلاء کی لازمی صفات ادا نہ ہوں تو صاد سین سے بدل جائے گا وَالصَّیْف کی جگہ وَالسَّیْف ہو جائے گا لفظ بھی غلط ہوا معنٰی بھی غلط۔ یا اگر غین میں صفتِ لازمہ استعلاء ادا نہ ہو تو غین پُر کی بجائے باریک ادا ہوگا جو کہ خلافِ قانون ہے یا جیم میں صفتِ لازمہ شدت ادا نہ کرنے سے چیم ہو جائے گا جو کہ عربی حرف نہیں ہے۔

سوال: صفتِ عارضہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب: صفتِ عارضہ حرف کی وہ کیفیت ہے جو حرف میں کبھی ہو اور کبھی نہ ہو اگر صفتِ عارضہ ادا نہ کی جائے تو حرف تو وہی رہے مگر اس کی خوبصورتی باقی نہ رہے مثلاً اللہ کا لام پُر نہ پڑھنا، اُولٰٓئِکَ میں مد نہ کرنا، اِنَّ الَّذِیْنَ میں غنہ زمانی نہ کرنا۔

سوال: صفاتِ لازمہ کتنی ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟

جواب: صفاتِ لازمہ سترہ ہیں اور ان کے نام یہ ہیں۔

صفاتِ لازمہ متضادہ		صفاتِ لازمہ غیر متضادہ
(۱) ھَمْس	(۲) جَھْر	(۱۱) صَفِیْر
(۳) شِدَّت	تَوَسُّط (۴) رِخْوَت	(۱۲) قَلْقَلَہ
(۵) اِسْتِعْلَاء	(۶) اِسْتِفَال	(۱۳) لِیْن
(۷) اِطْبَاق	(۸) اِنْفِتَاح	(۱۴) اِنْحِرَاف

(۹) اِذْلاَق (۱۰) اِصْمَاتْ	(۱۵) تَکْرِیْر
....	(۱٦) تَفَشِّی
....	(۱۷) اِسْتِطَالَتْ
ان دس صفات کو صفاتِ لازمہ متضادہ کہتے ہیں، اس لئے کہ یہ ایک دوسرے کی ضد ہیں ان میں ایک صفت حرف میں ہوگی تو دوسری ضد نہیں ہوگی۔	ان سات صفات کو صفاتِ لازمہ غیر متضادہ کہتے ہیں اس لئے کہ یہ ایک دوسرے کی ضد نہیں ہیں۔

سترہ صفاتِ لازمہ کی تفصیل

(۱) ھمس : ھمس کا لغوی معنٰی پستی۔ جن حروف میں صفتِ ھمس پائی جائے ان کو حروفِ مَھْمُوْسَہْ کہتے ہیں۔

همس کی اصطلاحی تعریف : حروفِ مہموسہ کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں ایسے ضعف کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس جاری رہے اور آواز میں ایک قسم کی پستی ہو۔

حروفِ مہموسہ دس ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے۔ فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَکَتَ۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروفِ مہموسہ میں سانس جاری رہے گا اور آواز میں پستی ہوگی جیسے یَلْھَثْ کی ثا۔

(۲) جھر: جہر کا لغوی معنٰی ہے بلندی۔ جن حروف میں صفتِ جہر پائی جائے، ان کو حُرُوْفِ مَجْھُوْرَہْ کہتے ہیں۔

جھر کی اصطلاحی تعریف : حروفِ مجہورہ کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں ایسی قوت کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس بند ہو جائے اور آواز میں ایک قسم کی بلندی ہو۔ مہموسہ کے سوا باقی ۱۹ حروف مجہورہ ہیں۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ حُرُوْفِ مَجْھُوْرَہْ میں سانس بند ہو کر آواز میں بلندی ہوگی جیسے لَاتُزِغْ کی غین۔

(۳) شدّت : شدت کا لغوی معنٰی ہے سختی جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروفِ شدیدہ کہتے ہیں

شدت کی اصطلاحی تعریف: حروفِ شدیدہ کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسی قوت کے ساتھ ٹھہرے کہ کہ آواز بند ہو جائے اور آواز میں ایک قسم کی سختی ہو۔ حروفِ شدیدہ آٹھ ہیں۔ اَجِدُکَ قَطَبْتَ

نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروف شدیدہ میں آواز سختی سے بند ہوگی جیسے فُتِحَتْ کی تا ۔
وضاحت: حروفِ شدیدہ میں پانچ حروفِ قلقلہ بھی ہیں قُطْبُ جَدٍ۔ان حروف میں جزم کی حالت میں قلقلہ، شدت پر غالب ہوکر آواز مخرج میں ہل جاتی ہے جیسے بِرَبِّ الْفَلَقِ کی قاف ۔
(۴)رخوت : رخوتِ کا لغوی معنٰی ہے نرمی۔اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروفِ رخوہ کہتے ہیں۔
رخوت کی اصطلاحی تعریف : حروفِ رخوہ کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسی نرمی کے ساتھ ٹھہرے کہ کہ آواز جاری رہے اور آواز میں ایک قسم کی نرمی ہو۔حروفِ رخوہ سولہ ہیں۔نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروفِ رخوہ میں آواز جاری رہے گی جیسے مَنْفُوْش کی شین ۔شدتِ اور رخوتِ ایک دوسرے کی ضد ہیں۔
توسط : توسط کا لغوی معنٰی ہے درمیان میں واقع ہونا۔جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروفِ متوسطہ کہتے ہیں ۔
توسط کی اصطلاحی تعریف: حروفِ متوسطہ کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں نہ زیادہ سخت ہو اور نہ زیادہ نرم۔ایسے حروف پانچ ہیں لِنْ عُمَر ۔نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروفِ متوسطہ میں آواز نہ زیادہ سخت ہوگی اور نہ زیادہ نرم جیسے فَاعْلَمْ کی میم۔
وضاحت〈۱〉 : توسط مستقل صفت نہیں ہے بلکہ اس کو شدتِ ناقصہ اور رخوتِ ناقصہ بھی کہا جاتا ہے۔
وضاحت〈۲〉: کاف اور تا میں شدت قوی ہے ہمس ضعیف ہے یعنی آواز سختی سے بند ہوکر سانس جاری رہے۔جیسے کُوِّرَتْ۔رَكُبَكَ۔
(۵)استعلاء : استعلاء کا لغوی معنٰی ہے بلند کرنا۔جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروفِ مستعلیہ کہتے ہیں۔
استعلاء کی اصطلاحی تعریف: حروفِ مستعلیہ کو ادا کرتے وقت ہمیشہ زبان کی جڑ اوپر تالو کی طرف بلند ہو جائے جس کی وجہ سے یہ حروف پُر (موٹے) ادا ہوں۔حروفِ مستعلیہ سات ہیں، خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ۔نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروفِ مستعلیہ ہر حال میں پُر (موٹے) ادا ہونگے جیسے خُبِیْرٌ کی خا۔
وضاحت: لام ،را اور الف یہ تین حروف مستفلہ ہیں (باریک) لیکن بعض خاص قواعد کی وجہ سے کبھی کبھی موٹے

پڑھے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کو شِبْہِ مُسْتَعْلِیَۃ بھی کہا جاتا ہے۔

(۶) استفال: استفال کا لغوی معنٰی ہے نیچے رہنا۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروفِ مستفلہ کہتے ہیں۔

استفال کی اصطلاحی تعریف: حروفِ مستفلہ کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر تالو کی طرف بلند نہ ہو۔ حروفِ مستفلہ ۲۲ ہیں۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروفِ مستفلہ باریک ادا ہوں گے۔ جیسے کُوِّرَتْ کی تا۔ استعلاء اور استفال ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

(۷) اطباق: اطباق کا لغوی معنٰی ہے چمٹنا۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروفِ مُطْبَقَۃ کہتے ہیں

اطباق کی اصطلاحی تعریف: حروفِ مطبقہ کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیان اوپر تالو کے ساتھ چمٹ جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ حروف خوب پُر اور موٹے ادا ہوتے ہیں۔ حروفِ مطبقہ چار ہیں، ص. ض. ط. ظ. نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروفِ مطبقہ اطباق کی وجہ سے خوب پُر اور موٹے ادا ہونگے جیسے صَابِرًا میں صاد۔ نیز ہر مطبقہ مستعلیہ ہے اور ہر مستعلیہ مطبقہ نہیں۔

(۸) انفتاح: انفتاح کا لغوی معنٰی ہے کھلنا۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جائے، ان کو حروفِ مُنْفَتِحَۃ کہتے ہیں۔

انفتاح کی اصطلاحی تعریف: حروفِ منفتحہ کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیان اوپر تالو سے جدا رہتا ہے ایسے حروف ۲۵ ہیں مطبقہ کے علاوہ سارے حروف منفتحہ ہیں۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروفِ منفتحہ میں صفتِ انفتاح کی وجہ سے زبان کا درمیان تالو سے جدا رہے گی۔ جیسے فتحت کی تا میں خواہ زبان کی جڑ لگے جیسے خا، غین، قاف میں لگتی ہے خواہ نہ لگے۔ اطباق و انفتاح ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

(۹) اذلاق: اذلاق کا لغوی معنٰی ہے پھسلنا۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروفِ مذلقہ کہتے ہیں

اذلاق کی اصطلاحی تعریف: حروفِ مذلقہ ہونٹ اور زبان کے کنارہ سے جلدی اور آسانی سے ادا ہوں حروفِ مذلقہ چھ ہیں فَرَّ مِنْ لُبٍّ۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروفِ مذلقہ سہولت کے ساتھ ادا ہوں گے جیسے تلقف کی فا۔

وضاحت: فا، میم، با یہ تین حروف ہونٹوں سے سہولت کے ساتھ ادا ہوتے ہیں اور لام، نون، را یہ زبان کے کنارہ سے سہولت کے ساتھ ادا ہوتے ہیں۔

(۱۰) اصمات: اصمات کا لغوی معنٰی ہے روکنا جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروفِ مُصْمِتَۃ کہتے ہیں

اصمات کی اصطلاحی تعریف: حروف مصمتہ اپنے مخرج سے مضبوطی کے ساتھ ادا ہوتے ہیں ایسے حروف ۲۳ ہیں مذلقہ کے علاوہ سارے حروف مصمتہ ہیں۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ حروفِ مصمتہ مضبوطی سے ادا ہونگے جیسے کُوِّرَتْ کی تا۔

صفاتِ لازمہ غیر متضادہ

(۱۱) صفیر: صفیر کا لغوی معنٰی ہے لمبی تیز آواز۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروفِ صفیریہ کہتے ہیں۔

صفیر کی اصطلاحی تعریف: حروفِ صفیریہ کو ادا کرتے وقت سامنے کے دانتوں سے تیز آواز نکلے جیسے وَاسْتَغْفِرْ، حروف صفیریہ تین ہیں: صَاد ، زَا ، سِیْن ۔

(۱۲) قلقلہ: قلقلہ کا لغوی معنٰی ہے ہلانا۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف مقلقلہ کہتے ہیں۔

قلقلہ کی اصطلاحی تعریف: حروفِ مقلقلہ کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں ہل جائے (حالتِ سکون میں) ایسے حروف پانچ ہیں قُطْبُ جَدٍ ۔

وضاحت: اگر لفظ کے درمیان میں قلقلہ کا حرف آجائے جیسے اَقْبِلُ .اَدْبَرْ. اس کو قلقلۂ صغرٰی کہتے ہیں اور اگر حرف کی آخر میں قلقلہ کا حرف آجائے جیسے فَلَقْ تو اس کو قلقلۂ وسطٰی کہتے ہیں۔ اگر قلقلہ کا حرف مشدد ہو پھر وقف کی وجہ سے ساکن ہو جائے تو اس کو قلقلۂ کبرٰی کہتے ہیں جیسے لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ o

(۱۳) لین: لین کا لغوی معنٰی ہے نرم ہونا۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروفِ لین کہتے ہیں۔

لین کی اصطلاحی تعریف: حروفِ لین اپنے مخرج سے نرمی کے ساتھ ادا ہوں اگر ان پر مد کرنا چاہیں تو مد کر سکیں جیسے خَوْفٍ میں واو لین ہے، اس پر مد کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

(۱۴) انحراف: انحراف کا لغوی معنٰی ہے پھرنا (مائل ہونا)۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروفِ

منحرفہ کہتے ہیں یہ دو حروف ہیں۔ لاؔم ،راؔ۔

انحراف کی اصطلاحی تعریف: حروفِ منحرفہ کو ادا کرتے وقت لام میں زبان کے کنارہ سے ،زبان کی نوک کی طرف اور را میں زبان کی نوک سے پشتِ زبان کی طرف میلان پایا جائے جیسے اَرْسَلَ ۔

(۱۵) تکریر: تکریر کا لغوی معنٰی ہے دہرانا۔ اس صفت کا تعلق صرف را کے ساتھ ہے۔

تکریر کی اصطلاحی تعریف: را کو ادا کرتے وقت مشابہتِ تکرار کی کیفیت پیدا ہو، حقیقی تکرار ہرگز پیدا نہ ہو یعنی زبان میں لرزہ پیدا نہ ہو اور ایک را کی بجائے دو را پیدا نہ ہوں۔ جیسے وَاَمْرُ .مُسْتَمِرٌّ .

تنبیہ: حقیقی تکرار صفتِ احترازی ہے اس سے بچنا چاہیے اور مشابہت تکرار صفتِ ادائی ہے۔ اس کی صحیح ادا ماہر معلم سے سیکھو۔

(۱۶) تفشّی: تفشّی کا لغوی معنٰی ہے پھیلنا۔ یہ صفت شیؔن میں موجود ہے اس لئے اس کو حرفِ مُتَفَشِّیْ کہتے ہیں

تفشّی کی اصطلاحی تعریف: شیؔن کو ادا کرتے وقت آواز منہ میں پھیل جائے جیسے منفوش کی شیؔن۔

(۱۷) استطالت: استطالت کا لغوی معنٰی ہے درازی طلب کرنا (لمبا ہونا) یہ صفت ضاؔد میں موجود ہے اس لئے اس کو حرفِ مستطیل کہتے ہیں۔

استطالت کی اصطلاحی تعریف: ضاؔد کو ادا کرتے وقت حافہ لسان کے آخر سے حافہ لسان کے شروع تک یعنی ناجذ سے لیکر ضاحک تک آہستہ آہستہ آواز لمبی ہو جائے جیسے .وَاضْمُمْ .

وضاحت: (ضاد اور ظا میں فرق ،مخرج کے لحاظ سے ،استطالت کی وجہ سے)

استطالت کی وجہ سے ضاؔد جدا ہے ظا سے۔ باقی جہر ،رخوت ،استعلاء ،اطباق ،اور اصمات میں دونوں مشترک ہیں البتہ مخرج میں دونوں ایک دوسرے سے جدا ہیں۔

لفظ اللّٰہ کا لام	بعض صفاتِ عارضہ

قاعدہ نمبر ۱: لفظ اللّٰہ اور اَللّٰھُمَّ سے پہلے اگر زبر آ جائے تو یہ لام موٹا پڑھا جائے گا جیسے ھُوَ اللّٰہ . قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰھُمَّ (پ ۷)

قاعدہ نمبر ۲: لفظ اللّٰہ اور اَللّٰھُمَّ سے پہلے اگر پیش آ جائے تو یہ لام موٹا پڑھا جائے گا۔ جیسے یُرِیْدُ اللّٰہ . وَاِذْ قَالُوا اللّٰھُمَّ (پ ۹)

قاعدہ نمبر ۳: لفظ اللّٰہ سے پہلے اگر الف آجائے تو یہ لام موٹا پڑھا جائے گا۔ جیسے قُلْ آللّٰہُ اَذِنَ لَکُمْ (پ۱۱)

قاعدہ نمبر ٤: لفظ اللّٰہ اور اَللّٰھُمَّ سے پہلے اگر زیر آجائے تو یہ لام باریک پڑھا جائے گا۔ جیسے بِسْمِ اللّٰہِ . قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ (پ۳)

اَلْ کے لام کو لامِ تعریف کہا جاتا ہے جو اسم کے شروع میں آتا ہے اس میں دو قاعدے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۱: ال کے لام کے بعد اگر چودہ حروفِ قمریہ (اِبْغِ حَجَّکَ وَخَفْ عَقِیْمَہٗ) میں سے کوئی ایک حرف آجائے تو ال کا لام پڑھا جائے گا اس کو اظہارِ قمری کہتے ہیں جیسے اَلْاَعْلٰی . اَلْبَرْقُ . اَلْغَفَّار . اَلْحَمْدُ . اَلْحَجُّ . اَلْکِتَابُ . اَلْقُرْاٰن .

قاعدہ نمبر ۲: اَلْ کے لام کے بعد اگر حروفِ قمریہ کے علاوہ باقی چودہ حروفِ شمسیہ میں سے کوئی ایک حرف آجائے تو ال کا لام نہیں پڑھا جائے گا بلکہ اس کا ادغام ہوگا۔ اس کو ادغامِ شمسی کہتے ہیں۔ جیسے اَللّٰہُ . اَلرَّحْمٰن . اَلتَّوَّابُ . اَلثِّیَابُ . اَلذِّکْرُ . اَلسَّمَآءُ . اَلشَّمْسُ .

را کے قاعدے

را بارہ حالتوں میں پُر پڑھی جاتی ہے۔

۞ را زبر والی جس پر شد نہ ہو جیسے رَحِیْم ۔ ۞ را پیش والی جس پر شد نہ ہو جیسے رُبَمَا ۔ ۞ را زبر والی جس پر شد ہو جیسے اَلرَّحْمٰنُ ۔ ۞ را پیش والی جس پر شد ہو جیسے مَرُّوْا ۔ ۞ را ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر ہو جیسے اَرْسَلَ ۔ ۞ را ساکن ہو اور اس سے پہلے پیش ہو جیسے یُرْسَلُ ۔ ۞ را ساکن عارضی ہو اس سے پہلا حرف ساکن اصلی ہو، اور تیسرے حرف پر زبر ہو جیسے وَالْعَصْر (وقف میں) ۞ را ساکن عارضی ہو اور اس سے پہلا حرف ساکن اصلی ہو اور تیسرے حرف پر پیش ہو جیسے لَفِیْ خُسْرٍ (وقف میں) ۞ را پیش والی جس پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے مُنْتَصِرُ ۔ ۞ را ساکن ہو اور اس کے بعد حرف مستعلیہ ایک ہی لفظ میں آیا ہو جیسے قِرْطَاسٍ: پ۷ ع۷ ۔ فِرْقَةٍ: پ۱۱ ع۴ ۔ مِرْصَاد: پ۳۰ ع۱۴ ۔ وَاِرْصَادًا: پ۱۱ ع۲ ۔ سارے قرآن مجید میں اس قاعدے کے یہی چار الفاظ ہیں ۞ را ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر عارضی ہو جس کی مثالیں (تقریبا) قرآن مجید میں یہی چار ہیں۔ جیسے اِرْکَبْ مَّعَنَا: پ۱۲ ع۴ ۔

اِرْجِعُوْا: پ۱۳ع۴ ۔اِرْجِعْ : پ۱۹ع۱۸ ۔ اِرْجِعِیْ: پ۳۰ع۱۴ ۞ را ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر دوسرے کلمہ میں ہو جس کی مثالیں (تقریباً) سارے قرآن مجید میں یہی آٹھ ہیں ۔اِنِ ارْتَبْتُمْ: پ ۷ع۴ ۔ رَبِّ ارْحَمْهُمَا :پ۱۵ع۲ ۔ لِمَنِ ارْتَضٰی : پ۱۷ع۲ ۔رَبِّ ارْجِعُوْنَ : پ۱۸ ع۶۔ اَمِ ارْتَابُوْا :پ۱۸ع۱۲ ۔ اَلَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ : پ۱۸ع۱۳۔ اِنِ ارْتَبْتُمْ : پ۲۸ع۱۷ مَنِ ارْتَضٰی : پ۲۹ع۱۲

را باریک

را سات حالتوں میں باریک پڑھی جاتی ہے۔

۞ را زیر والی جس پر شد نہ ہو جیسے رِجَال ۞ را زیر والی جس پر شد ہو جیسے اَلرِّجَالُ ۞ را ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر اصلی ہو جیسے شِرْعَةً ۞ را ساکن عارضی، ماقبل ساکن اصلی ماقبل (تیسرے) حرف پر زیر ہو جیسے حِجْر (وقف میں) ۞ را ساکن ہو اور اس سے پہلے یا ساکن آیا ہو جیسے خَیْر (وقف میں) ۞ را زیر والی جس پر وقف بالروم کیا جائے جیسے وَالْفَجْرِ ۞ را امالہ والے جیسے مَجْرٖهَا، زبر کی آواز، زیر کی طرف اور الف کی آواز یا کی طرف مائل کرنے کو امالہ کبرٰی کہتے ہیں امالہ صغرٰی روایتِ حفص میں نہیں ہے۔ امالہ کی را کو قطرے کے را کی طرح پڑھیں

میم ساکن کے احکام

- میم ساکن کے بعد، جب میم متحرک آجائے تو ان دونوں کو ملا کر غنہ کے ساتھ پڑھیں، جیسے اِلَیْکُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۔اس کو ادغام شفوی کہتے ہیں۔ میم مشدد بھی حکماً اس میں شامل ہے جیسے مِمَّا۔
- میم ساکن کے بعد جب با آجائے تو غنہ کرتے وقت میم کو نرمی سے، با کو سختی سے پڑھیں۔ جیسے وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ۔اس کو اخفا شفوی کہتے ہیں۔
- میم ساکن کے بعد میم اور با کے علاوہ کوئی حرف آجائے تو غنہ نہ کریں ۔جیسے (اَمْهِلْ) اس کو اظہارِ شفوی کہتے ہیں۔

نون ساکن اور تنوین کے چار احکام

قاعدہ نمبر 1 نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر حرفِ حلقی آجائے تو غنہ نہ کریں اس کو اظہارِ حلقی کہتے ہیں حروفِ حلقی چھ ہیں (ھمزہ۔ ھا۔ عین۔ حا۔ غین۔ خا)

اظہار حلقی	ہمزہ کی مثالیں	ھا کی مثالیں	عین کی مثالیں	حا کی مثالیں	غین کی مثالیں	خا کی مثالیں
نون ساکن کے بعد	مَنْ اٰمَنَ	مِنْهُمْ	يَنْعِقُ	وَانْحَرْ	مِنْ غِلٍّ	مِنْ خَبِيْرٍ
تنوین کے بعد	عَذَابًا اَلِيْمًا	وَنُوْحًا هَدَيْنَا	قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا	عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ	قَوْمًا غَيْرَكُمْ	عَلِيْمًا خَبِيْرًا

قاعدہ نمبر 2 نون ساکن یا تنوین کے بعد یرملون کے چھ حرفوں میں سے کوئی ایک حرف آجائے تو ان کو ملا کر پڑھیں یعنی ادغام کریں، پھر اگر يَنْمُوْ کے چار حرفوں میں سے کوئی ایک حرف آیا ہو تو ادغام مع الغنہ ہوگا اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد لاؔم یا رؔ آیا ہو تو ادغام بلا غنہ ہوگا۔

ادغام مع الغنہ	یا کی مثالیں ادغام مع الغنہ	نون کی مثالیں ادغام مع الغنہ	میم کی مثالیں ادغام مع الغنہ	واو کی مثالیں ادغام مع الغنہ
نون ساکن کے بعد	مَنْ يَّقُوْلُ	مِنْ نَّصِيْرٍ	مِنْ مَّكَانٍ	مِنْ وَّلِيٍّ
تنوین کے بعد	عَيْنًا يَّشْرَبُ	رَسُوْلًا نَّبِيًّا	سِرَاجًا مُّنِيْرًا	سِرَاجًا وَّهَّاجًا

ادغام بلا غنہ	لام کی مثالیں ادغام بلا غنہ	را کی مثالیں ادغام بلا غنہ
نون ساکن کے بعد ادغام بلا غنہ کی مثال	مِنْ لَّدُنْهُ	مِنْ رَّبِّهٖ
تنوین کے بعد، ادغام بلا غنہ کی مثال	رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

قاعدہ نمبر 3 نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر با آجائے تو نون ساکن کو میم سے تبدیل کر کے غنہ کے ساتھ پڑھیں اس کو اقلاب کہتے ہیں۔

نون ساکن کے بعد	با کی مثال: مِنْۢ بَعْدِهٖ	تنوین کے بعد با کی مثال: خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ

قاعدہ نمبر 4 نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر مندرجہ ذیل پندرہ حرفوں میں سے کوئی ایک حرف آجائے تو غنہ کریں یعنی ناک میں آواز زیادہ جائے اور نون کے مخرج میں زبان کا کنارا کم لگے، اس کو اخفاءِ حقیقی کہتے ہیں۔

نون ساکن کے بعد پندرہ حروف کی مثالیں	اَنۡتُمۡ. اُنۡثٰی. اَنۡجَیۡنٰهُ. اَنۡدَادًا. لِتُنۡذِرَ. اَنۡزَلَ. تَنۡسَوۡنَ. اِنۡشَآءَ. یُنۡصَرُوۡنَ. مَنۡضُوۡدٍ. اَنۡطَقَ. یَنۡظُرُوۡنَ. اَنۡفُسَكُمۡ.. یَنۡقُضُوۡنَ. مِنۡكُمۡ.
تنوین کے بعد پندرہ حروف کی مثالیں	جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ. ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ. فَصَبۡرٌ جَمِیۡلٌ. كَاۡسًا دِهَاقًا. بَاسِطٌ ذِرَاعَیۡهِ. مُبٰرَكًا زَیۡتُوۡنَةٍ. قَوۡلًا سَدِیۡدًا. صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ. عَمَلًا صٰلِحًا. قُوَّةٍ ضُعۡفًا. حَیٰوةً طَیِّبَةً. ظِلًّا ظَلِیۡلًا. بُیُوۡتًا فٰرِهِیۡنَ. رِزۡقًا قَالُوۡا. رَسُوۡلٍ كَرِیۡمٍ.

مد کا لغوی معنیٰ کھینچنا۔

مد کی اصطلاحی تعریف: "اِطَالَةُ الصَّوۡتِ بِحَرۡفٍ مِّنۡ حُرُوۡفِ الۡمَدِّ اَوِ اللِّیۡنِ" یعنی آواز کو لمبا کرنا حروف مدہ یا حروف لین میں۔

مد کی دو قسمیں ہیں (۱) مد اصلی (۲) مد فرعی۔

مد اصلی وہ ہے جو کسی سبب پر موقوف نہ ہو یعنی جس میں محلِ مد ہو اور سببِ مد نہ ہو۔

مد فرعی وہ ہے جو کسی سبب پر موقوف ہو یعنی جس میں محلِ مد بھی ہو اور سببِ مد بھی۔

محل مد دو ہیں: حرفِ مدہ یا حروف لین۔ یعنی آواز کو لمبا کرنے کی جگہ کبھی حرف مدہ ہوگا

کبھی حرف لین۔ جیسے جُوْعٌ میں واو مدہ پر آواز لمبی ہوئی اور خوف میں واو لین پر۔

سبب مد بھی دو ھیں: ۔ہمزہ یا سکون۔ یعنی مد فرعی میں ایک الف سے زیادہ لمبا مد اس وقت کرنا ہوگا جب حرفِ مدہ یا حرفِ لین کے بعد ہمزہ یا سکون آیا ہو۔ جیسے اُولٰٓئِکَ میں حرفِ مدہ کے بعد ہمزہ سببِ مد آیا ہے اور آٰلْئٰنَ میں حرفِ مدہ کے بعد سکون، سببِ مد آیا ہے۔

مد اصلی کی مقدار، ایک الف کے برابر مد کرنا۔

مد فرعی کی تین مقداریں ھیں: ۔طول: یعنی تین الف کے برابر مد کرنا یا پانچ الف کے برابر مد کرنا۔ توسط: یعنی دو الف یا اڑھائی الف یا چار الف کے برابر مد کرنا۔ قصر: ایک الف کے برابر مد کرنا۔

مد فرعی کی نو قسمیں ھیں۔

(۱) **مد متصل کی تعریف** : حرفِ مدہ اور ہمزہ ایک کلمہ میں متصل یعنی اکٹھے آئے ہوں جیسے وَسَآءَتْ ۔سِيْٓئَتْ ۔سُوْٓءٌ ۔

اجراء: وساءت میں الف محلِ مد ہے اور اس کے بعد ہمزہ سببِ مد ہے یہ دونوں ایک کلمہ میں اکٹھے آئے ہیں اس لئے اس کو مدِ متصل کہا جاتا ہے۔ اس کی مقدار توسط ہے۔

(۲) **مد منفصل کی تعریف** : حرفِ مدہ اور ہمزہ منفصل یعنی جدا آئے ہوں جیسے اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ ۔وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۔قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۔

اجراء: انا اعطینک ۔اس میں الف محلِ مد ہے اور ہمزہ دوسرے کلمہ میں سببِ مد ہے یہ دونوں جدا جدا آئے ہیں اس لئے اس کو مدِ منفصل کہا جاتا ہے۔ مدِ منفصل کی مقدار توسط ہے۔

(۳) **مد لازم کلمی مثقل کی تعریف**: ایک کلمہ میں حرفِ مدہ کے بعد حرفِ ساکن آیا ہو جس کا سکون اصلی ہو اور شد سے تبدیل ہو گیا ہو جیسے حَآجَّ ۔

اجراء: اس میں الف محلِ مد ہے اور پہلا جیم ساکن سببِ مد ہے۔ پھر جیم ساکن دوسرے جیم متحرک میں

مدغم ہو گیا ہے۔اس لئے سکون شد سے تبدیل ہو گیا ہے۔اس کی مقدار طول ہے۔اور اس کو مد لازم اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں سکون لازمی ہے اور کلمی اس لئے کہا جاتا ہے کہ محلِ مد اور سببِ مد ایک کلمہ میں آئے ہیں۔اور مثقل اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ شد کے ساتھ سختی سے پڑھا جاتا ہے۔

(۴)مد لازم کلمی مخفف کی تعریف: ایک کلمہ میں حرفِ مدہ کے بعد حرفِ ساکن آیا ہو جس کا سکون اصلی ہو جیسے آٰلْئٰنَ۔

اجراء: اس میں ہمزہ کے بعد الف ملفوظی محلِ مد ہے اور لام کا سکون اصلی سببِ مد ہے۔اس کی مقدار طول ہے۔

(۵)مد لازم حرفی مثقل کی تعریف: حروفِ مقطعات میں حرفِ مدہ کے بعد حرفِ ساکن آیا ہو جس کا سکون شد سے تبدیل ہو گیا ہو جیسے الٓمّٓ میں لام کا مد۔

اجراء: لام میں الف محلِ مد ہے اور میم کا سکونِ اصلی سببِ مد ہے۔جو شد سے تبدیل ہو چکا ہے اور یہ حروفِ مقطعات میں آیا ہے اس لئے اس کو مد لازم حرفی مثقل کہا جاتا ہے۔اس کی مقدار طول ہے۔

(۶) مد لازم حرفی مخفف کی تعریف: ۔حروفِ مقطعات یا حروفِ مفردات میں حرفِ مدہ کے بعد حرفِ ساکن آیا ہو جیسے الٓمّٓ میں میم کا مد۔

اجراء: میم میں یائے مدہ محلِ مد ہے اور دوسرے میم کا سکون اصلی سببِ مد ہے اس لئے اس کو مدِ لازم حرفی مخفف کہا جاتا ہے۔اور اس کی مقدار طول ہے۔

(۷) مد لین لازم کی تعریف: حروفِ مقطعات یا حروفِ مفردات میں حرفِ لین کے بعد حرفِ ساکن آیا ہو جیسے سورہ مریم اور سورہ شوریٰ کے حروف مقطعات میں عین کا مد۔

اجراء: اس میں محلِ مد حرفِ لین ہے اور سببِ مد سکونِ اصلی ہے اس لئے اس کو مدِ لین لازم کہا جاتا ہے اور اس میں (مقدارِ مد) بہتر طول ہے توسط اور قصر بھی جائز ہیں۔

(۸) مد عارض وقفی کی تعریف: حرفِ مدہ کے بعد حرفِ ساکن آیا ہو جس کا سکون وقف کی وجہ سے عارضی ہو جیسے اَلرَّحِیۡم.

اجراء: اس میں محلِ مد حرفِ مدہ ہے اور سببِ مد سکونِ عارض۔ اس میں مقدارِ مد تین ہیں سب سے افضل طول ہے پھر توسط، پھر قصر۔

(۹) مد لین عارض کی تعریف: حرفِ لین کے بعد حرفِ ساکن آیا ہو جس کا سکون وقف کی وجہ سے عارضی ہو جیسے قُرَيْشٍ

اجراء: اس میں محلِ مد حرفِ لین ہے اور سببِ مد، سکونِ عارض۔ اس میں مقدارِ مد تین ہیں سب سے افضل قصر ہے، پھر توسط، پھر طول۔

ضروری وضاحت: مدوں کی تفصیل معلوم کرنا اس لئے ضروری ہے کہ نورانی قاعدہ کی تختی نمبر۱ میں مد اصلی بارہ حرفوں میں آیا ہے (بـا . تـا . الخ) اور مد لازم حرفی مخفف تیرہ حرفوں میں آیا ہے (جیم . دال . الخ) اور مد لین لازم دو حرفوں میں آیا ہے (عین . غین)

☆ مد لازم حرفی مثقل کی مثالیں تختی نمبر۳ کے حروف مقطعات میں آئی ہیں۔

مد متصل، مد عارض وقفی، مد لین عارض ان تینوں کی مثالیں ١ مـَـنَ کی تختی نمبر۱۰ میں آئی ہیں اور مد لازم کلمی مخفف کی مثالیں تختی نمبر۱۱ میں اور مد لازم کلمی مثقل کی مثالیں تختی نمبر۱۶ میں اور مد منفصل کی مثالیں "**خاتمہ اجراء قواعد**" میں آئی ہیں اس لئے ان کی تفصیل معلوم ہونا ضروری ہے۔

ترتیل کا دوسرا جزء معرفۃ الوقوف

وقف کا لغوی معنیٰ ٹھہرنا۔ **اصطلاحی تعریف:** "قَطْعُ الصَّوْتِ مَعَ النَّفَسِ وَإِسْكَانُ الْمُتَحَرِّكِ إِنْ كَانَ مُتَحَرِّكًا" یعنی آواز اور سانس دونوں کو توڑنا اور متحرک حرف کو ساکن کرنا۔ معرفۃ الوقوف کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) کیفیت وقف (یعنی وقف کے طریقے)۔ (۲) محل وقف۔ (یعنی وقف کرنے کی جگہ)، پھر کیفیت وقف کی پانچ قسمیں ہیں:

وقف بالسکون، وقف بالاسکان . وقف بالابدال . وقف بالروم . وقف بالاشمام .

وقف بالسکون: حرفِ موقوف علیہ، (وہ جس حرف پر وقف کیا گیا ہو) پہلے سے ساکن ہو جیسے وَانْحَرْ

وقف بالاسکان: حرفِ موقوف علیہ متحرک کو ساکن پڑھنا۔ جیسے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ یہ وقف زیر، زبر، پیش تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے خواہ حرکتِ اصلی ہو یا عارضی۔

وقف بالابدال: حرفِ موقوف علیہ کے دوزبر کو الف سے بدلنا اور تاء مُدَوَّرَہ کو ھاء ساکنہ سے بدل کر پڑھنا جیسے نِسَآءً کو نِسَآءْ اور خَاشِعَةٌ ۔خَاشِعَهْ پڑھنا۔

وقف بالروم: حرفِ موقوف علیہ کی حرکت کو اس قدر ضعیف اور ہلکا پڑھنا کہ صرف قریب والا سن کر اس کی حرکت معلوم کر سکے۔ جیسے يَوْمِ الدِّيْنِ ۔نَسْتَعِيْنُ ۔ یہ وقف زیر، اور پیش میں ہوتا ہے اور اس کا اندازہ تہائی حرکت ہے۔

وقف بالاشمام: حرفِ موقوف علیہ مضموم کو ساکن کرتے ہوئے ہونٹوں سے ضمہ کا اشارہ کرنا۔ جیسے نَسْتَعِيْنُ ۔ یہ وقف صرف پیش میں ہوتا ہے۔

تنبیہ: (۱) سکونِ اصلی۔ حرکتِ عارضی۔ میم جمع۔ تائے تانیث (گول ۃ)۔ ہاء سکتہ میں روم اور اشمام جائز نہیں۔ ترتیب وار ہر ایک کی مثال لکھی جاتی ہے۔ جیسے فَلَا تَقْهَرْ کی را۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ کا عین۔ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ کی میم رَحْمَةَ کی تا۔ جو وقف میں ہاء ہوگئی ہو۔ لَمْ يَتَسَنَّهْ کی ہاء سکتہ۔

(۲): جس کلمہ پر تنوین ہو وہاں روم جائز ہے مگر روم کی حالت میں تنوین ظاہر نہ ہوگی۔

(۳): حرفِ مشدد پر وقف کی حالت میں روم اور اشمام دونوں ہی جائز ہیں۔

(۴): سورۃ یوسف میں لفظِ لَا تَاْمَنَّا کے نون میں ادغام کے ساتھ اشمام ضروری ہے۔

محل وقف:...... جو لوگ قرآن مجید کا معنیٰ نہ سمجھتے ہوں، ان کے لئے محل وقف کی نشانیاں یہ ہیں، گول دائرہ ○ وقف مطلق (ط) وقف جائز (ج) وقف لازم (م)، اہل علم حضرات کے لئے محل وقف کی چار قسمیں جاننا ضروری ہے (۱) وقف تام (۲) وقف کافی (۳) وقف حسن (۴) وقف قبیح۔ ان کی تفصیل احکام الترتیل میں دیکھئے۔

علاماتِ وقف

○ : گول دائرہ یہ وقفِ تام کی علامت ہے اس کا حکم یہ ہے کہ یہاں اگر وقف کرلیا تو بہتر ہے پھر اس کے مابعد سے پڑھیں یعنی ابتداء کریں، ماقبل یعنی پیچھے سے نہ پڑھیں (اعادہ نہ کریں)

م : یہ وقف لازم کی نشانی ہے اور یہاں وقف کرنا بہتر اور مناسب ہے فرض یا واجب نہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ جب وقف لازم کرلیں تو پیچھے سے نہ پڑھیں (اعادہ نہ کریں) بلکہ آگے پڑھیں (ابتداء کریں)

ط: یہ وقف مطلق کی نشانی ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ جب وقفِ مطلق کرلیں تو اعادہ کی ضرورت نہیں بلکہ آگے سے ابتداء کریں۔

ج : یہ وقفِ جائز کی نشانی ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ یہاں وقف اور وصل دونوں جائز ہیں اگر اس کے نزدیک دوسری قوی نشانی نہیں ہے تو وقف کر کے پھر آگے پڑھیں اور اگر اس کے نزدیک کوئی دوسری قوی نشانی ہو تو پھر اس پر وقف نہ کریں۔

ز: یہ وقفِ مجوز کی نشانی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وقف کرلیا تو پھر اعادہ کرنا بہتر ہے اس لئے کہ یہاں وصل کرنا بہتر تھا۔

ص: وقفِ مرخص کی علامت ہے۔ اس جگہ ضرورت کے وقت وقف کرلیا تو پھر اعادہ بہتر ہے۔

ق: قیل علیہ الوقف کی علامت ہے، ایک ضعیف قول میں کہا گیا ہے کہ اس پر وقف ہے، اس جگہ وقف کرنے میں حرج تو نہیں مگر بہت ضعیف ہے۔ (اعادہ بہتر ہے)۔

ك : کذلک کی علامت ہے۔ یعنی اگر اس سے پہلے قوی وقف گزرا ہے تو یہ جگہ بھی اسی طرح ہے۔ اور اگر اس سے پہلے ضعیف وقف گزرا ہے تو یہ جگہ بھی اسی طرح ہے۔ وقف کے بعد وقف کی علامت ہے اور وصل کے بعد وصل کی۔

قف: قَدْ یُوْقَفُ کا مخفف ہے یعنی کبھی کبھی اس جگہ وقف کیا جاتا ہے صیغۂ امر نہیں ہے۔ اس جگہ اگر وقف کیا جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن وقف اختیاری بہتر نہیں اگر مجبوری سے وقف کرلیا تو پھر اعادہ بہتر ہے۔

صل: قَدْ یُوْصَلُ کا مخفف ہے یعنی کبھی کبھی اس جگہ وصل کیا جاتا ہے اور قد یوقف کا مقابل ہے۔

صلے : اَلْوَصْلُ اَلْاَوْلٰی کا مخفف ہے یعنی اس جگہ وصل بہتر ہے۔

لا: لا وقف علیہ کا مخفف ہے اس پر وقف نہیں ہے اس جگہ وقف نا جائز ہے۔
قِلَا: یہ وقف مختلف کی علامت ہے۔اور قِیلَ لَا وُقُفَ عَلَیْہِ کا مخفف ہے ایک ضعیف قول میں کہا گیا ہے کہ اس پر وقف نہیں ہے، اس جگہ وقف نہ کرنا بہتر ہے اور جن کے نزدیک یہاں وقف معتبر ہے ان کے نزدیک اعادہ نہ ہوگا۔
ۤلا: اس کو آیتِ لا کہتے ہیں۔اس جگہ وصل بہتر ہے اور وقف بھی جائز ہے۔وقف کی حالت میں اعادہ نہیں کرنا چاہیے۔
∴ ∴ : وقفِ معانقہ کی علامت ہے قرآن پاک کے حاشیہ پر معانقہ کا مخفف مع لکھا رہتا ہے اور درمیان آیت میں دو جگہ تین تین نقطے لکھے ہوتے ہیں۔جیسے لا ریب ∴ فیہ ∴ اس میں نہ دونوں جگہ وقف کرنا چاہیے اور نہ دونوں جگہ وصل۔بلکہ وصل اول، وقفِ ثانی، یا وقفِ اول، وصل ثانی کرنا چاہیے۔
وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اس جگہ وقف مستحب ہے۔
وقف منزل: اس کو وقفِ جبرئیل بھی کہتے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ نزولِ قرآن کے وقت جس جگہ جبرئیل علیہ السلام نے وقف کیا ہے وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وقف فرمایا ہے۔یہ وقف بھی مستحب ہے۔اعادہ نہ کریں۔
وقفِ غفران: اس جگہ بہ نسبت وصل کے وقف بہتر ہے۔اعادہ نہ کریں۔

تنبیہ

(۱) سورۂ دہر میں دو جگہ قواریرا آیا ہے۔اس میں ثانی جگہ الف بالکل نہ پڑھا جائے گا۔نہ وقف کی حالت میں اور نہ وصل کی۔اور اول جگہ وقف کی حالت میں الف پڑھا جائے گا وصل کی حالت میں نہیں پڑھا جائے گا۔
(۲) واو مشدد اور یاء مشدد پر وقف کی حالت میں تشدید کو سختی کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔جیسے عَدُوٌّ . عَلَی النَّبِیِّ .

قرآن مجید میں وہ الفاظ جن کا تلفظ کتابت (لکھائی) کے خلاف ہے۔

نوٹ ان سب الفاظ کے ہجے تلفظ کے مطابق ہوں گے کتابت (رسم الخط) کے مطابق نہیں ہوں گے۔

شمار	لکھنے کی صورت	پڑھنے کی صورت	پارہ: رکوع	سورۃ: آیت
1	يَبْصُۜطُ	يَبْسُطُ	۲ : ۱٦	بقرۃ : ۲۴۵
2	بَصْۜطَةً	بَسْطَةً	۸ : ۱٦	اعراف : ٦۹
3	اَلْمُصَۜيْطِرُوْنَ	اَلْمُسَيْطِرُوْنَ اَلْمُصَيْطِرُوْنَ	۲۷ : ۴	طور : ۳۷
4	بِمُصَۜيْطِرٍ	بِمُصَيْطِرٍ بِمُسَيْطِرٍ	۳۰ : ۱۳	غاشیہ : ۲۲
5	ءَاَعْجَمِيٌّ	ءَاَعْجَمِيٌّ	۲۴ : ۱۹	فصلت : ۴۴
6	اَوْيَعْفُوَا	اَوْيَعْفُوَ	۲ : ۱۵	بقرۃ : ۲۳۷
7	اَفَائِنْ مَّاتَ	اَفَئِنْ مَّاتَ	۴ : ٦	ال عمران : ۱۴۴
8	لَاْ اِلَى اللّٰهِ	لَاِ لَى اللّٰهِ	۴ : ۸	ال عمران : ۱۵۸
9	اَنْ تَبُوْٓءَاْ	اَنْ تَبُوْٓءَ	٦ : ۹	مائدہ : ۲۹
10	مِنْ نَّبَاِئ	مِنْ نَّبَ اِ	۷ : ۱۰	انعام : ۳۴
11	مِاْ ئَتَيْنِ	مِئَتَيْنِ	۱۰ : ۵	انفال : ٦۵/٦٦
12	وَلَاْ اَوْ ضَعُوْا	وَلَاَوْضَعُوْ	۱۰ : ۱۳	توبہ : ۴۷
13	ثَمُوْدَاْ (چار جگہ)	ثَمُوْدَ	۱۲:٦/۱۹:۲/۲۰:۱٦/۲۷:۷	ہود:٦۸/فرقان/۳۸ عنکبوت:۳۸/نجم:۵۱
14	لِتَتْلُوَاْ	لِتَتْلُوَ	۱۳ : ۱۰	رعد : ۳۰
15	لَنْ نَّدْعُوَاْ	لَنْ نَّدْعُوَ	۱۵ : ۱۴	کہف : ۱۴
16	لِشَاْئٍ	لِشَيْءٍ	۱۵ : ۱٦	کہف : ۲۳
17	مِاْئَة	مِئَة	بقرۃ:۲۵۹،۲٦۱/انفال:٦۵،٦٦ کہف:۲۵/نور:۲/صافات:۱۴۷	

18	لَكِنَّا	لَكِنَّ	۱۵ : ۱۷	کہف : ۳۸
19	اَفَائِنْ مِّتَّ	اَفَئِنْ مِّتَّ	۱۷ : ۳	انبیاء : ۳۴
20	لَاَاْذْبَحَنَّهٗ	لَاَذْبَحَنَّهٗ	۱۹ : ۱۷	نمل : ۲۱
21	لِيَرْبُوْا	لِيَرْبُوَ	۲۱ : ۷	روم : ۳۹
22	اَلظُّنُوْنَا	اَلظُّنُوْنَ (وصل میں)	۲۱ : ۱۸	احزاب : ۱۰
23	اَلرَّسُوْلَا	اَلرَّسُوْلَ (وصل میں)	۲۲ : ۵	احزاب : ۶۶
24	اَلسَّبِيْلَا	اَلسَّبِيْلَ (وصل میں)	۲۲ : ۵	احزاب : ۶۷
25	لَاْ اِلَى الْجَحِيْمِ	لِاَ لَى الْجَحِيْمِ	۲۳ : ۶	صافات : ۶۸
26	وَجِايْٓءَ (دو جگہ)	وَجِيْٓءَ	۴:۲۴/۱۴:۳۰ / زمر:۶۹/ فجر:۲۳	
27	لِيَبْلُوَاْ	لِيَبْلُوَ	۲۶ : ۵	سورۃ محمد : ۴
28	وَنَبْلُوَاْ	وَنَبْلُوَ	۲۶ : ۸	سورۃ محمد : ۳۱
29	لَاْ اَنْتُمْ	لَاَنْتُمْ	۲۸ : ۵	حشر : ۱۳
30	سَلٰسِلَاْ	سَلَاسِلَ	۲۹ : ۱۹	دہر : ۴
31	قَوَارِيْرَاْ۠ قَوَارِيْرَاْ	قَوَارِيْرَ۠ قَوَارِيْرَ	۲۹ : ۱۹	دہر : ۱۵،۱۶
32	بِاَيْىدٍ	بِاَيْدٍ	۲۷ : ۲	ذاریات : ۴۷
33	مَلَاْئِهٖ ، مَلَاْئِهِمْ	مَلَئِهٖ ، مَلَئِهِمْ	اعراف:۱۰۳/یونس:۷۵،۸۳/ہود:۹۷ / مومنون:۴۶/القصص:۳۲/زخرف:۴۶	
34	اَنَاْ	اَنَ	جہاں بھی آئے	

◉ ہجے تلفظ کے مطابق کرائیں۔ کتابت کے مطابق نہ کرائیں۔

◉ مثلاً يَبْصُطُ، اس کے ہجے یوں کرائیں۔ یا با زبر يَبْ، سین پیش سُ، يَبْسُ۔ طا پیش طُ۔ يَبْسُطُ. سین پڑھا جاتا ہے، صاد نہیں۔ اس کے ہجوں میں صاد کا نام نہیں لیا جائے گا۔

◉ اَفَائِنْ مَّاتَ، اس کے ہجے یوں کرائیں ہمزہ زبر اَ، فا زبر فَ، اَفَ۔ ہمزہ میم زیر اِمْ، اَفَئِمْ

میم الف زبر مَا، اَفَائِنْ مَّا، تا زبر تَ۔ اَفَئِنْ مَّاتَ۔ فا کے بعد الف نہیں پڑھا جاتا، اور ہمزہ کے بعد نون ساکن نہیں پڑھا جاتا، اس لئے الف اور نون کا نام نہیں لیا جائے گا۔

۞ لَاْاِلَی اللّٰہِ، اس کے ہجے یوں کریں گے۔ لآم زبر لَ، ھمزہ زیر اِ، لَ اِ، لآم، لآم زبر لَلُ، لآم کھڑا زبر لٰ، لَاِلَی الٰ، ھا زیر ہِ۔ لَاِالَی اللّٰہِ۔ لآم کے بعد الف نہیں پڑھا جاتا اس لئے ہجوں میں الف کا نام نہیں لیں گے۔

۞ مِنْ بَیْنِ کے ہجے یوں کریں گے۔ میم میم زیر مِمْ، بایا زبر بَیْ، مِمْ بَیْ، نون زیر نِ، مِمْ بَیْنِ نون ساکن میں اقلاب ہوا ہے۔ اس لئے نون کو میم سے بدل کر میم کا نام لیا گیا ہے۔ اور نون ساکن کا نام نہیں لیا جائے گا۔

تلاوت کے محاسن وعیوب

(محاسن تلاوت): مندرجہ ذیل خوبیوں سے تلاوت کیجئے۔

(۱) تَحْسِیْنُ: یعنی قرآن کو اچھی آواز سے عربی انداز سے پڑھنا۔ (۲) تَبْیِیْنُ: یعنی حرفوں کو خوب صاف اور واضح ادا کرنا (۳) تَرْسِیْلُ: یعنی سب حرفوں کو بالکل ہموار ادا کرنا (۴) تَوْقِیْرُ: یعنی قرآن کو پورے وقار اور اطمینان سے پڑھنا۔

(عیوب تلاوت): مندرجہ ذیل عیوب سے بچنا چاہئے۔

(۱) تَخْلِیْطُ: حدر میں اس قدر جلدی کرنا کہ حروف جدا جدا ہو کر سمجھ میں نہ آئیں، (یہ حرام ہے) (۲) تَطْنِیْنُ: گنگنی آواز سے پڑھنا اور ہر حرف کی آواز قصداً ناک میں لے جانا۔ (یہ حرام ہے) (۳) تَھْمِیْزُ: ہر حرف میں ہمزہ ملانا (یہ حرام ہے)۔ (۴) عَنْعَنَۃ: ہمزہ یا کسی اور حرف کے ساتھ عین کی آواز کو ملانا (یہ حرام ہے)۔ (۵) زَمْزَمَۃ: قرآن کو گانے کی طرز پر پڑھنا (یہ حرام ہے)۔ (۶) تَرْقِیْصُ: آواز کو نچانا، کبھی بلند کرنا، کبھی نیچا کرنا (تجوید کے قواعد کے خلاف ہو تو یہ حرام ہے)۔

خَا ● گلے کے اوپر والے حصہ سے زبان کی جڑ کو اوپر تالو کی طرف بلند کرکے اس کو موٹا ادا کریں ● اس میں ایک الف کے برابر مد اصلی کریں ● اس میں الف بھی موٹا ادا کریں۔

تنبیہات: ● خا کی ادائیگی میں ہونٹوں کو گول کرنا، زیادہ لمبا پڑھنا، آخر میں جھٹکا پیدا کرنا غلط ہے۔

دَآلْ ● زبان کی نوک کو سامنے اوپر والے دو دانتوں (ثنایا علیا) کی جڑ اور مسوڑھوں کے ساتھ سختی سے لگا کر ادا کریں۔ ● اس میں چھ الف کے برابر مد کریں۔

تنبیہات: ● دآل کو سخت نہ پڑھنا، لمبا مد نہ کرنا، اس میں الف کو ٹیڑھا پڑھنا، اس کے آخر کو ہلانا غلط ہے

ذَآلْ ● زبان کی نوک کو سامنے اوپر والے دو دانتوں (ثنایا علیا) کے اندرونی کناروں کے ساتھ نرمی سے لگا کر ادا کریں ● اس میں چھ الف کے برابر مد کریں۔

تنبیہات: ● ذآل کو تیز آواز سے پڑھنا، اس میں لمبا مد نہ کرنا، اس میں الف کو ٹیڑھا پڑھنا، اس کے آخر کو ہلانا غلط ہے۔

رَا ● زبان کا سرا اور پشتِ زبان کو، سامنے اوپر والے دو ثنایا علیا اور دو رباعی کے مسوڑھوں سے لگا کر موٹا ادا کریں ● رَا جب باریک ادا کریں تو صرف زبان کا گول کنارہ، مسوڑھوں سے لگے، پشت زبان نہ لگے ● اس میں ایک الف کے برابر مد اصلی کریں ● اس میں الف کو بھی موٹا ادا کریں **تنبیہات:** ● را کی ادائیگی میں آواز کا لرزانا، اس کو زیادہ لمبا پڑھنا، اس میں الف باریک پڑھنا اور ہونٹوں کو گول کرنا غلط ہے۔

زَا ● زبان کا سرا سامنے کے دو نیچے (ثنایا سفلی) دانتوں کے سروں کے نزدیک کریں اور اوپر والے دو دانتوں کو نیچے والے دو دانتوں کے ساتھ معمولی لگا کر تیز آواز سے ادا کریں ● اس میں ایک الف کے برابر مد اصلی کریں۔

تنبیہات: ● زا کو نرم پڑھنا، زیادہ لمبا پڑھنا، آخر میں جھٹکا پیدا کرنا غلط ہے۔

سِیْنْ ● سین کو زا کے مخرج سے تیز آواز سے ادا کریں ● اس میں چھ الف کے برابر مد کریں۔

تنبیہات: ● سین کو نرم پڑھنا، آواز ناک میں لے جانا، اس میں لمبا مد نہ کرنا، اس کے آخر کو ہلانا غلط ہے

شِیْنْ ● اس کو جیم کے مخرج سے نرمی سے ادا کریں۔ ● اس میں چھ الف کے برابر مد کریں ● اس کی ادائیگی میں آواز منہ کے اندر پھیل جائے۔

تنبیہات: ● اس میں آواز نہ پھیلانا، ناک میں پڑھنا، اس کے آخر کو ہلانا غلط ہے۔

صَادْ ● اس کو زا کے مخرج میں ادا کریں ● اس میں چھ الف کے برابر مد کریں ● زبان کے درمیان اور

جڑ کو اوپر تالو کے ساتھ لگا کر خوب موٹا ادا کریں۔ ● اس کے آخر میں قلقلہ بھی کریں۔

تنبیہات: ● صاد کو تیز نہ پڑھنا، لمبا نہ پڑھنا، آخر میں قلقلہ نہ کرنا، موٹا نہ پڑھنا، اور اس میں ہونٹوں کو گول کرنا غلط ہے۔

ضَادْ ● زبان کی کروٹ کو دائیں یا بائیں، اوپر والی پانچ داڑھوں کی جڑ سے لگا کر ادا کریں ● زبان کے درمیان اور جڑ کو اوپر تالو کے ساتھ لگا کر خوب موٹا ادا کریں۔ ● اس میں چھ الف کے برابر مد کریں۔ ● اس کے آخر میں قلقلہ بھی کریں۔

تنبیہات: ● اس کو باریک پڑھنا، اس میں لمبا مد نہ کرنا، اس کے آخر میں قلقلہ نہ کرنا، اور ہونٹوں کو گول کرنا غلط ہے۔

طَا ● اس کو تا کے مخرج میں ادا کریں ● اس میں ایک الف کے برابر مد اصلی کریں ● زبان کے درمیان اور جڑ کو اوپر تالو کے ساتھ لگا کر خوب موٹا ادا کریں۔

تنبیہات: ● طا کو باریک پڑھنا، زیادہ لمبا پڑھنا، ہونٹوں کو گول کرنا، آخر میں جھٹکا پیدا کرنا غلط ہے۔

ظَا ● اس کو ثا کے مخرج میں ادا کریں ● اس میں ایک الف کے برابر مد اصلی کریں ● زبان کے درمیان اور جڑ کو اوپر تالو کے ساتھ لگا کر خوب موٹا ادا کریں۔

تنبیہات: ● ظا کو باریک پڑھنا، ہونٹوں کو گول کرنا، زیادہ لمبا پڑھنا، اور اس کے آخر میں جھٹکا پیدا کرنا غلط ہے۔

عَیْنْ ● اس کو حا کے مخرج میں ادا کریں ● اس میں چھ الف کے برابر مد کریں۔

تنبیہات: ● اس کی ادائیگی میں گلا گھونٹنا، آواز ناک میں لے جانا، اس کے آخر کو ہلانا غلط ہے۔

غَیْنْ ● اس کو گلے کے اوپر والے حصہ سے ادا کریں ● زبان کی جڑ کو اوپر تالو کی طرف بلند کر کے اس کو موٹا ادا کریں۔

تنبیہات: ● غین کو باریک پڑھنا، ناک میں آواز لے جانا غلط ہے۔

فَا ● سامنے اوپر والے دو دانتوں (ثنایا علیا) کو نیچے ہونٹ کے درمیان میں نرمی کے ساتھ لگا کر ادا کریں ● اس میں ایک الف کے برابر مد اصلی کریں۔

تنبیہات: ● فا میں دونوں ہونٹوں کو ملانا اور لمبا مد کرنا غلط ہے۔

قَافْ ● گلے کی طرف زبان کی جڑ کو، اوپر تالو کے ساتھ سختی سے لگا کر موٹا ادا کریں ● اس میں چھ الف کے برابر مد کریں۔

تنبیہات: ● قاف کو باریک پڑھنا، اس میں لمبا مد نہ کرنا، اس کے آخر کو ہلانا غلط ہے۔

کَاف ● قاف کے مخرج سے ذراہٹ کر منہ کی طرف، زبان کی جڑ کو اوپر تالو کے ساتھ سختی سے لگا کر ادا کریں اس میں چھ الف کے برابر مد کریں۔

تنبیہات: ● کاف میں لمبا مد نہ کرنا، اس کو ٹیڑھا پڑھنا، اس کے آخر میں ہونٹ ملانا غلط ہے۔

لَام ● زبان کی نوک اور سامنے والے کنارہ کو، اوپر کے ثنایا، رباعی، انیاب اور ضواحک کے مسوڑھوں سے لگا کر ادا کریں ● اس میں چھ الف کے برابر مد کریں۔

تنبیہات: ● لام میں لمبا مد نہ کرنا، اس کو ٹیڑھا پڑھنا، اور اس کے آخر کو ہلانا غلط ہے۔

مِیْم ● دونوں ہونٹوں کے خشک حصہ کو آپس میں نرمی کے ساتھ ملا کر ادا کریں ● اس میں چھ الف کے برابر مد کریں۔

تنبیہات: ● میم میں لمبا مد نہ کرنا، اور اس میں یائے مدہ کی آواز ناک میں لے جانا۔ اور اس کے آخر کو ہلانا غلط ہے۔

نُوْن ● زبان کی نوک اور کنارہ کو، اوپر والے ثنایا، رباعی، انیاب کے مسوڑھوں سے لگا کر ادا کریں۔ اس میں چھ الف کے برابر مد کریں۔

تنبیہات: ● نون میں لمبا مد نہ کرنا، اور اس میں واو مدہ کی آواز ناک میں لے جانا۔ اس کے آخر کو ہلانا غلط ہے۔

وَاو ● دونوں ہونٹوں کو غنچہ کی طرح گول کر کے ادا کریں ● اس میں چھ الف کے برابر لمبا مد کریں

تنبیہات: ● واو میں لمبا مد نہ کرنا، اس کو ٹیڑھا پڑھنا، اور اس کو موٹا پڑھنا غلط ہے۔

هَا ● حلق کے نچلے حصہ میں نرمی سے ادا کریں ● اس میں ایک الف کے برابر مد اصلی کریں۔

تنبیہات: ● ھا کو سخت پڑھنا، زیادہ لمبا پڑھنا، آخر میں جھٹکا پیدا کرنا غلط ہے۔

هَمْزَہ ● اس کو ھا کے مخرج میں ادا کریں ● جب ھمزہ پر زبر/ زیر/ پیش یا جزم آجائے تو اس کو سخت پڑھیں۔

تنبیہات: ● ھمزہ میں زا کو تیز نہ پڑھنا اور اس کے آخر میں ھا کی بجائے الف پڑھنا (ھمزا) غلطی ہے۔

یَا ● اس کو جیم کے مخرج میں ادا کریں ● اس میں ایک الف کے برابر مد اصلی کریں۔

تنبیہات: ● یا کو سخت پڑھنا، زیادہ لمبا پڑھنا، اور اس کے آخر کو ہلانا غلط ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَمِدَادَ كَلِمٰتِهٖ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاَتْبَاعِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

تختی نمبر 1 کے حقوق

مخارج وصفات کی روشنی میں حروف صحیح پڑھانا، مُتَشَابِهَةُ الصَّوْتِ حروف میں فرق بتانا، شدیدہ حروف کو سخت، صفیریہ کو تیز اور مستعلیہ کو پُر پڑھنا سکھانا، مدِ اصلی اور مدِ فرعی کا صحیح اندازہ پختہ کرانا، معلمین ومعلمات اسلام کی ذمہ داری ہے

ھدایات:

ھدایات: (1) اساتذہ کرام کی ذمہ داری ہے کہ پہلی تختی میں سبق دینے سے پہلے حروف مفردات کے حقوق جو اس قاعدہ حق القرآن کے مقدمہ میں تفصیل سے لکھے جاچکے ہیں ان کا مطالعہ کر کے ان قواعد کے مطابق ہر ایک حرف کو مسنون طریقہ پر تجوید سے پڑھادیں تا کہ بنیاد پختہ ہو جائے (2) تجوید کے ارکان، مخارج وصفات واحکام اور صحیح ادائیگی پر زیادہ توجہ دیں (3) تا اور طا | ثا اور سین | حا اور ھا | ذال اور زا | سین اور صاد | ضاد اور ظا | عین اور ھمزہ | قاف اور کاف | ان حروف کی آواز ایک دوسرے کے مشابہ ہے ان میں واضح فرق بتادیں تاکہ لحنِ جلی کے گناہ سے بچ جائیں یہ سولہ حروف مُتَشَابِهَةُ الصَّوْتِ ہیں۔(4) ھمزہ، جیم ،دال، کاف، قاف، طا، با، تا، (اَجِدُكَ قَطَبْتَ) یہ آٹھ حروف شدیدہ ہیں ان کو سخت آواز سے پڑھنا سکھائیں۔(5) خا، صاد، ضاد، غین، طا، قاف، ظا (خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ) یہ حروف مستعلیہ ہیں۔زبان کی جڑ بلند ہو کر ان کو پُر (موٹا) ادا کرنا سکھائیں لیکن ہونٹ گول نہ ہوں۔(6) صاد، زا، سین کو تیز آواز سے پڑھنا سکھائیں کیونکہ ان میں صفیر کی صفتِ لازمہ ہے (7) اس پہلی تختی میں دو حرفی حروف بارہ ہیں جن کے ساتھ 2 لکھا گیا ہے ان میں ایک الف کے برابر مدِ اصلی کرنا بتادیں اور ان کی آواز الف مدہ پر ختم ہو، ان کے آخر میں جھٹکا محسوس نہ ہو اور مدِ اصلی کی مقدار سے کم یا زیادہ ہرگز نہ رٹائیں (8) تین حرفی حروف پندرہ ہیں جن کے ساتھ 3 لکھا گیا ہے ان میں چھ الف کے برابر مد کرنا سکھادیں ان کے آخر میں ساکن حرف کو ہرگز نہ ہلائیں مثلاً جِيْمْ البتہ صاد اور ضاد کے آخر میں قلقلہ کرنا ضرور سکھائیں۔(9) اول سے آخر تک، نیچے سے اوپر تک، دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں، ہر سطر کے حروف کو بغیر بندش کے تجوید سے فرفر سنانے اور امتحان دینے کی عادت دلائیں (10) سارے حرفوں کا نقشہ دماغ میں ایسا پختہ ہو کہ معلم رمعلمہ جب بھی انگلی رکھ کر پوچھے کہ ایک نقطے والے حرف کو کیا کہتے ہیں؟ شاگرد فوراً جواب دے، با۔وغیرہ وغیرہ

اور اگر ایک نقطہ حرف کے اوپر ہو تو اس کو کیا کہیں گے شاگرد فوراً جواب دے کہ نون، اسی طرح اور حروف کا امتحان بھی بار بار لیں۔ **تاکید:** ذہین اور سنجیدہ طلبا و طالبات کو مذکورہ ہدایات خوب سمجھا دیں اور کم عمر اور کم ذہن بچوں کو صرف صحیح پڑھنا سکھائیں۔ اگر کوئی شخص قاعدہ تجوید سے صحیح نہ پڑھ سکے تو قرآن مجید بھی صحیح نہیں پڑھ سکے گا کیونکہ قاعدہ بنیاد ہے۔ اور اگر پہلی تختی تجوید کے موافق معلم/معلمہ پڑھا دے اور عاجزی و اخلاص سے بغیر مار پیٹ کے غلطیاں ختم کر دیں اور شاگرد ماہر ہو جائیں تو ان کے لئے زبانِ نبوت سے یہ خاص خوشخبری ہے "خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ" (رواہ البخاری)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ

تختی نمبر 1 مُفْرَدَاتْ

ا اَلِفْ	ب بَا 2	ت تَا 2	ث ثَا 2	ج جِيْمْ 3
ح حَا 2	خ خَا 2	د دَالْ 3	ذ ذَالْ 3	ر رَا 2
ز زَا 2	س سِيْنْ 3	ش شِيْنْ 3	ص صَادْ 3	ض ضَادْ 3
ط طَا 2	ظ ظَا 2	ع عَيْنْ 3	غ غَيْنْ 3	ف فَا 2
ق قَافْ 3	ك كَافْ 3	ل لَامْ 3	م مِيْمْ 3	ن نُوْنْ 3
و وَاوْ 3	ه هَا 2	ء هَمْزَہ	ي يَا 2	ے يَا 2

وضاحت: ترتیب آسمانی و نزولی کے مطابق کل حروف انتیس ہیں ان کا مشہور نام حُرُوْفِ هِجَائِيَّه ہے۔ اور انہیں حروفِ قُرْاٰنِيَّه بھی کہا جاتا ہے۔

تختی نمبر 2 کے حقوق

اس تختی میں حروف کی مختلف شکلیں پہچاننا، پہلی تختی کے موافق حروف تجوید سے پختہ سنانا، حروف کی شناخت خود کرنا شاگردوں کی ذمہ داری ہے اور اس میں ماہر کرانا استادوں کی ذمہ داری ہے۔

ہدایات:

تختی نمبر ۲ میں گذشتہ حروف مفردات کی مختلف طریقہ پر لکھی گئی شکلیں بتادیں۔ ۞ معلم ومعلمہ پہلے خود مرکب حروف مسنون انداز میں پڑھادیں اور سمجھادیں کہ یہ حروف اکٹھے لکھے گئے ہیں مگر علیحدہ علیحدہ پڑھے جاتے ہیں ۞ اس تختی کے حروف کی پہچان میں (یعنی تجوید کے موافق) شاگرد کو اتنا ماہر کر دیں کہ آگے چل کر قرآن مجید کے حروف کو بھی پہچان سکیں۔ ۞ اس تختی کے مرکب حروف کو پہلی تختی کی طرح تجوید کے موافق پڑھنا سکھائیں، جس حرف کو نہ پہچان سکے تو پہلی تختی کے اسی حرف پر انگلی رکھ کر پوچھیں جب بتادے تو کہہ دیں یہی حرف اب دوسرے حرف کے ساتھ اکٹھا لکھا ہوا یہاں آیا ہے ۞ دوحرفی حرف کے آخر میں جزم اور جھٹکا پیدا نہ کریں مثلاً تا کو تاْ نہ پڑھائیں بلکہ تا یعنی الف پر آواز کو ختم کرائیں ۞ دوتین حروف اکٹھے لکھے ہوئے ایک سانس میں پڑھیں جیسے بـلـب چھوٹے بچے معذور ہیں ۞ تمام حروف کو کامل پڑھیں کسی حرف کو نامکمل پڑھنے کی غلطی نکال دیں۔ اس تختی میں نون اور میم جب بھی آئیں تو حروفِ مدہ کی آواز ناک میں نہ جائے اور آخر میں دوسرا نون اور دوسرا میم مکمل ادا ہو مثلاً نص کو اس طرح پڑھائیں نون، صاد، اس کو نو صا د پڑھنا خطرناک غلطی ہے۔ ۞ اس دوسری تختی کو جب مکمل کرلیں تو دو طریقہ پر استاد شاگردوں سے امتحان لے، ایک یہ کہ استاد کسی حرف پر انگلی رکھ کر پوچھے کہ یہ کون سا حرف ہے؟ دوسرا یہ کہ طالب علم سے پوچھے کہ اس سطر میں فلاں حرف کونسا ہے؟ اگر فوراً بتا سکے تو کامیاب ہے، نہ بتا سکے تو یہ تختی کچی ہے آگے سبق نہ دیں یہی پختہ کرادیں۔ ۞ تختی نمبر ۶ (اہـدا) یا تختی نمبر ۱۰ (امَنَ) ان دو تختیوں میں حروف کے پہچاننے کا امتحان لیں (جوڑ نہ پوچھیں) تاکہ آئندہ ناظرہ قرآن مجید میں ماہر ہو کر یہ انعام حاصل کرلے "اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ" قرآن کا ماہر (کامل) ان معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو قرآن مجید کی خدمت کرنے والے ہیں۔

تختی نمبر 2 مرکبات (مرکب کی جمع مرکبات یعنی ملے جلے حروف لکھنے میں)

ا	لا	لا	با	لا
ل	لا	ئح	لا	بلب
ک	ك	کب	کُب	کا
کا	بکت	تکث	ب	ت
ث	ن	ی	با	نا
تا	یا	ثا	بس	یس
نس	تس	ثس	ثج	ثح
نخ	یح	نج	یم	بم
نم	تم	ثم	بی	یی
نی	تی	ثی	نبل	تنل
بیل	یتل	ثثل	نبن	بنن
تین	یتن	ثثن	ج	ح
خ	حث	خب	جت	تحت

يجب	بخت	ة	ه	بة
يه	ته	نة	ه	يهب
بها	بهم	د	ذ	جد
خذ	ٮر	خر	جر	خز
ر	ز	ير	تز	س
ش	سل	شل	ص	ض
ط	ظ	صب	طب	صا
ظا	ع	غ	ء	عز
غر	صع	ضغ	بعد	تغذ
م	حم	لم	ف	ق
و	قو	فو	فقل	قفل
يف	م	أ همزہ بشکل الف	ؤ همزہ بشکل واو	ئ همزہ بشکل یا

تَمَّتْ بِالْخَيْر

تختی نمبر 3 کے حقوق

حروفِ مقطعات میں مد لازم حرفی مثقل،، مد لازم حرفی مخفف، مد لین لازم اور مدِ اصلی کی صحیح ادائیگی اور سورت آل عمران کے الٓمٓ کو " اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ " کے ساتھ وصل کے دو طریقے بتانا، نیز الٓمٓ کا وصل اللہ کے ساتھ کرتے وقت میم پر مد کرنا بہتر ہے، نہ کرنا جائز ہے لیکن میم کے دوسرے میم کو اللہ کے ساتھ ملاتے ہوئے شد سے بچانا ضروری ہے۔

ہدایات:

۞ حروف مقطعات کو دوسری تختی کے مرکبات کی طرح علیحدہ علیحدہ پڑھنا ہے مگر ایک سانس میں، اگر بچہ کم عمر ہو تو مجبوری سے دو سانس میں پڑھے۔ ۞ حروف مقطعات وحی کے ذریعہ نازل ہوئے ہیں ان کے صحیح پڑھنے کا طریقہ معلم اول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔ ۞ اس تختی کے بعض حروف میں مد اصلی ایک الف کے برابر ہیں جن کا مجموعہ "حَيٌّ طَهُرَ" (حا یا طا ھا را) ہے۔ اور بعض میں مد اصلی کے علاوہ پانچ الف کے برابر مد فرعی ہے جن کا مجموعہ "كَمْ عَسَلٍ نَقَصَ" (کاف میم عین سین لام نون قاف صاد) ہے۔ ۞ حروف مقطعات میں جس حرف کے آخر میں شد بھی آئے اس کو مد لازم حرفی مثقل کہتے ہیں، اس کی مقدار مد اصلی کے علاوہ پانچ الف کے برابر ہوگی۔ اور جن کے آخر میں شد نہ آئے ان کو مد لازم حرفی مخفف کہتے ہیں، ماہر معلم و معلمہ خود بتا سکتے ہیں ۞ حروف مقطعات کو تجوید کے قواعد کے موافق پڑھنا سکھائیں اور مدوں کے نام و مقداریں نہ بتائیں البتہ سنجیدہ اور تجوید کے طلباء کو ضرور بتائیں۔ ۞ اس تختی میں میم مشدد جب آئے تو اس میں غنہ کرنا ضروری ہے۔ ۞ كٓهٰيٰعٓصٓ میں عین کے نون میں اخفاء حقیقی کا غنہ کر کے پھر صاد پڑھیں اس طرح حٰمٓ عٓسٓقٓ میں عین کے نون اور سین کے نون میں اخفاء حقیقی کا غنہ سکھائیں، غنہ کی مقدار ایک الف کے برابر ہے غنہ، مد فرعی کے برابر نہ کریں اکثر لوگ اس میں غلطی کر لیتے ہیں۔

تختی نمبر 3 حروفِ مُقَطَّعَات (کٹے ہوئے یعنی علیحدہ علیحدہ پڑھے گئے حروف)

ان کو حروف نورانی بھی کہا جاتا ہے اس میں اشارہ ہے کہ قرآن مجید کا ہر ایک حرف نور ہی نور ہے۔

الٓمٓ اَلِفْ لَآمْ مِّيْمْ	الٓمّٓصٓ اَلِفْ لَآمْ مِّيْمْ صَآدْ	الٓرٰ اَلِفْ لَآمْ رَا	الٓمّٓرٰ اَلِفْ لَآمْ مِّيْمْ رَا
كٓهٰيٰعٓصٓ كَآفْ هَا يَا عَيْنْ صَآدْ	طٰهٰ طَا هَا	طٰسٓمّٓ طَا سِيْنْ مِّيْمْ	طٰسٓ طَا سِيْنْ

حٰمٓ عٓسٓقٓ	حٰمٓ	صٓ	یٰسٓ
حَامِیْمْ عَیْنْ سِیْنْ قَافْ	حَامِیْمْ	صَادْ	یَاسِیْنْ

الٓمٓ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝	نٓ	قٓ
اَلِفْ لَامْ مِیْمْ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝	نُوْنْ	قَافْ

تختی نمبر 4 کے حقوق

اس تختی میں حرکت کا نام سکھانا، حرکات کی شکل بتانا، حرکات کی صحیح ادائیگی تجوید کے موافق پختہ کرنا اور مخارج وصفات لازمہ کی روشنی میں متحرک حروف پڑھنے کی مشق کرانا ضروری ہے۔

ہدایات:

- ایک زبر، ایک زیر، ایک پیش اور جزم کو حرکات کہا جاتا ہے حرکت کی جمع حرکات ہے۔ جس حرف پر زبر، زیر، پیش آجائے اس کو حرفِ متحرک کہا جاتا ہے۔
- زبر حرف کے اوپر ہوتا ہے یہ ــَــ زبر کی نشانی ہے۔ زبر منہ کھولنے اور سیدھا آواز نکالنے سے ادا ہوتا ہے جیسے بازبرب۔
- زیر حرف کے نیچے ہوتا ہے یہ ــِــ زیر کی نشانی ہے زیر منہ اور آواز کو نیچا کرنے سے ادا ہوتا ہے جیسے بازیربِ۔
- پیش حرف کے اوپر مڑا ہوا ہوتا ہے یہ ــُــ پیش کی نشانی ہے پیش دونوں ہونٹوں کو گول کرنے سے ادا ہوتا ہے جیسے باپیش بُ۔
- زبر آدھے الف کے برابر، زیر آدھے یا کے برابر، پیش آدھے واؤ کے برابر ہوتا ہے حرکات معروف ادا کرنا سکھائیں، مجہول ادا کرنا غلطی ہے، معروف ومجہول کا فرق ماہر معلم ومعلمہ عملی طور پر بتا سکتے ہیں۔
- زبر کی ادائیگی میں الف معروف کی بُو پیدا ہو، زیر میں یائے معروف کی بُو اور پیش میں واؤ معروف

حٰمٓ عٓسٓقٓ	حٰمٓ	صٓ	یٰسٓ
حَامِیْمٓ عَیْنٓ سِیْنٓ قَافٓ	حَامِیْمٓ	صَادْ	یَاسِیْنٓ

الٓمٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ○	نٓ	قٓ
اَلِفْ لَامْ مِیْمْ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ○	نُوْنْ	قَافْ

تختی نمبر 4 کے حقوق

اس تختی میں حرکت کا نام سکھانا، حرکات کی شکل بتانا، حرکات کی صحیح ادائیگی تجوید کے موافق پختہ کرنا اور مخارج وصفات لازمہ کی روشنی میں متحرک حروف پڑھنے کی مشق کرانا ضروری ہے۔

ہدایات:

- ایک زبر، ایک زیر، ایک پیش اور جزم کو حرکات کہا جاتا ہے حرکت کی جمع حرکات ہے۔ جس حرف پر زبر، زیر، پیش آجائے اس کو حرفِ متحرک کہا جاتا ہے۔
- زبر حرف کے اوپر ہوتا ہے یہ ـَ زبر کی نشانی ہے۔ زبر منہ کھولنے اور سیدھا آواز نکالنے سے ادا ہوتا ہے جیسے بَاز بَرَبَ۔
- زیر حرف کے نیچے ہوتا ہے یہ ـِ زیر کی نشانی ہے زیر منہ اور آواز کو نیچا کرنے سے ادا ہوتا ہے جیسے بازیب۔
- پیش حرف کے اوپر مڑا ہوا ہوتا ہے یہ ـُ پیش کی نشانی ہے پیش دونوں ہونٹوں کو گول کرنے سے ادا ہوتا ہے جیسے باپیش بُ۔
- زبر آدھے الف کے برابر، زیر آدھے یا کے برابر، پیش آدھے واؤ کے برابر ہوتا ہے حرکات معروف ادا کرنا سکھائیں، مجہول ادا کرنا غلطی ہے، معروف و مجہول کا فرق ماہر معلم و معلمہ عملی طور پر بتا سکتے ہیں۔
- زبر کی ادائیگی میں الف معروف کی بُو پیدا ہو، زیر میں یائے معروف کی بُو اور پیش میں واؤ معروف

کی بُو پیدا ہو۔

- قرآن مجید میں حرکات اور حروف کی ادائیگی معروف ہوتی ہے جیسے خَلَقَ ، اِہلِ ، سُدُسُ ، ان کو مجہول پڑھنا غلطی ہے۔
- حرکات کے آخر میں جھٹکا بھی نہ دیں مثلاً بازبرب کو بَأ نہ پڑھیں اور حرکات کو اپنی مقدار سے زیادہ بھی نہ کھینچیں، مثلاً بَ، بِ، بُ کو بَا، بِی، بُو نہ پڑھیں۔
- اس تختی میں حروف شدیدہ کی ادا سخت ہو حروف رخوہ کی ادا نرم ، حروف مستعلیہ کی ادا پُر اور حروف مستفلہ کی ادا باریک سکھائیں یعنی صفات لازمہ کا اثر حروف وحرکات پر ضرور ہونا چاہیے ماہر استاد کو یہ احساس ہوتا ہے۔ایک جیسی ملتی جلتی آواز والے حروف (متشابہۃ الصوت) میں واضح فرق سکھائیں۔

وضاحت: تختی نمبر ۴ میں مخارج کی ترتیب سے حروف لائے گئے ہیں اس لئے معلمین کرام، ہر حرف کا مقرر شدہ مخرج ضرور بتائیں (جو مقدمہ میں درج ہیں) تاکہ حروف مخارج میں صحیح ادا کیے جائیں۔

تختی نمبر 4 حرکات

اَ	اِ	اُ	ہَ	ہِ	ہُ	عَ	عِ
عُ	حَ	حِ	حُ	غَ	غِ	غُ	خَ
خِ	خُ	قَ	قِ	قُ	كَ	كِ	كُ
جَ	جِ	جُ	شَ	شِ	شُ	یَ	یِ
یُ	ضَ	ضِ	ضُ	لَ	لِ	لُ	نَ
نِ	نُ	رَ	رِ	رُ	طَ	طِ	طُ
دَ	دِ	دُ	تَ	تِ	تُ	صَ	صِ

صُ	سَ	سِ	سُ	زَ	زِ	زُ	ظَ
ظِ	ظُ	ذَ	ذِ	ذُ	ثَ	ثِ	ثُ
فَ	فِ	فُ	وَ	وِ	وُ	بَ	بِ
	بُ	مَ	مِ	مُ			

تختی نمبر 5 کے حقوق

اس تختی میں تنوین کا نام سکھانا، تنوین کی شکل پہچاننا، اور تنوین کی صحیح ادائیگی پختہ کرانا، اور مخارج و صفات لازمہ کی روشنی میں ہر حرف کو تنوین سے پڑھنے کی مشق کرانا ضروری ہے۔

ہدایات:

دو زبر، دو زیر دو پیش کو تنوین کہا جاتا ہے، جس حرف پر تنوین آجائے اس کو حرف مُنَوَّنْ کہا جاتا ہے۔

۞ تنوین میں نون ساکن کی آواز ہوتی ہے، جیسے مًا اور مَنْ کی آواز ایک جیسی ہے لکھنے میں فرق ہے پڑھنے میں فرق نہیں ہے ۞ اس تختی میں صرف تنوین کی مشق کرائی جائے اور غنہ آنی (جو تنوین کے نون کا ذاتی حق ہے) وہی ادا کیا جائے۔ غنہ زمانی کے قاعدے یہاں موجود نہیں ہیں۔

۞ اب اس تختی کے تنوین کو یوں پڑھیں گے میم دو زبر مًا۔ میم دو زیر مٍ۔ میم دو پیش مٌ. مًا. مٍ. مٌ. (الخ) ہر ایک حرف کو پہلی تختی (مفردات) کے طریقہ پر کامل پڑھیں۔

۞ اس تختی میں جس حرف کے ساتھ الف لکھا ہوا ہے جیسے مًا. بًا .وًا۔ تنوین پڑھتے وقت اس الف کا نام نہیں لیا جائے گا۔ یہ الف لکھنا اس قاعدے کی طرف اشارہ ہے کہ وقف رسم الخط کا تابع ہوتا ہے۔ یعنی وقف میں اَلِیْمًا کو اَلِیْمَا، عَذَابًا کو عَذَابَا، عَدُوًّا کو عَدُوَّا پڑھیں گے، اس طرح جس حرف

کے ساتھ یا لکھا ہوا ہو جیسے اَذًی۔ھُدًی تو جوڑ کرتے وقت یـا کا نام نہیں لیا جائے گا۔اس کو وقف میں اَذٰی .ھُدٰی پڑھیں گے۔

تختی نمبر 5 تنوین

مًا	مٍ	مٌ	بًا	بٍ	بٌ	وًا
وٍ	وٌ	فًا	فٍ	فٌ	ثًا	ثٍ
ثٌ	ذًى	ذٍ	ذٌ	ظًا	ظٍ	ظٌ
زًا	زٍ	زٌ	سًا	سٍ	سٌ	صًا
صٍ	صٌ	ةً	تٍ	ةٌ	دًى	دٍ
دٌ	طًا	طٍ	طٌ	رًا	رٍ	رٌ
نًا	نٍ	نٌ	لًا	لٍ	لٌ	ضًا
ضٍ	ضٌ	يًا	يٍ	ىٌ	شًا	شٍ
شٌ	جًا	جٍ	جٌ	كًا	كٍ	كٌ
قًا	قٍ	قٌ	خًا	خٍ	خٌ	غًا
غٍ	غٌ	حًا	حٍ	حٌ	عًا	عٍ
عٌ	هًا	هٍ	هٌ	ءً	ءٍ	ءٌ

تختی نمبر 6 کے حقوق

استاد پہلے اس تختی میں جوڑ اور روان کا طریقہ تجوید کے موافق سکھادے پھر شاگرد، جوڑ اور روان خود بنا کر سنائے، مخارج اور صفات کے موافق الفاظ خوب عمدہ اور پختہ سنائیں۔

ہدایات:

❁ اس تختی اَبَدًا میں جوڑ اور روان، ناظرہ قران مجید پڑھنے کا طریقہ سکھایا جائے۔ شاگردوں سے حروف اور حرکات پوچھیں یہ کونسا حرف ہے؟ اس پر کونسی حرکت ہے؟ جس حرف پر جو حرکت ہے اس کے پڑھنے کا طریقہ پوچھیں نہ بتاسکے تو گذشتہ اسباق میں وہ حرف نکال کر پوچھیں۔ ایک سطر جوڑ میں پڑھ کر یہی سطر روان میں سنائے اگر جوڑ اور روان شاگرد خود نہ کر سکے تو گذشتہ اسباق کچے ہیں۔ آگے سبق نہ دیں یہی پختہ کرادیں۔ ❁ جوڑ کرتے وقت، پہلی تختی کے موافق ہر حرف کا نام پورا لے کر پھر حرکت پڑھے پہلی تختی کے پڑھنے کا طریقہ نہ بھولیں۔ ❁ حروف اور حرکات کو معروف پڑھیں مجہول کی غلطی فوراً نکالیں ❁ اس تختی میں گذشتہ پانچ تختیوں کے اجراء کا طریقہ ذکر کیا گیا ہے مثلاً اَبَدًا میں جوڑ کرتے وقت پہلے ھمزہ کا نام لینا یہ پہلی تختی کا سبق ہوا، با اور دال اکٹھے لکھنے کی شکلیں پہچاننا یہ مرکبات کا سبق ہوا، با میں مد اصلی اور دال میں مد فرعی کرنا یہ حروف مقطعات کا سبق ہوا، اور با زبر پڑھنا یہ حرکات کا سبق ہوا دو زبر پڑھنا یہ تنوین کا سبق ہوا ❁ اس تختی میں استاد سوال کرے شاگرد جواب دے **سوال** "اَبَدًا" کے ھمزہ پر انگلی رکھ کر پوچھے کہ یہ کونسا حرف ہے؟ **جواب**! ھمزہ **سوال**! "ھمزہ" کے اوپر کونسی حرکت ہے؟ **جواب**! "زبــــر" **سوال**!۔ ہمزہ پر جب زبر آجائے تو کیسے پڑھیں گے؟ **جواب**!۔ ھمزہ زبر اَ۔ **سوال**! ھمزہ کے بعد کونسا حرف ہے؟ **جواب**! با **سوال**! با پر کونسی حرکت ہے؟ **جواب**! زبر **سوال**! اس کا جوڑ و روان کیسے ہو گا؟ **جواب**! با زبر بَ **سوال**! اب ھمزہ اور با کا روان پڑھو۔ **جواب**! اَبَ۔ **سوال**! با کے بعد کونسا حرف ہے؟ **جواب**! دال **سوال**! دال پر کیا ہے؟ **جواب**! تنوین۔ **سوال**! تنوین

والے حرف کا جوڑ و روان کیسے پڑھیں گے؟ **جواب!** دآل دو زبر دً **سوال!** اب سارا لفظ کیا بن گیا؟ اَبَدًا استاد پہلے چند الفاظ بار بار جوڑ اور روان بتادے۔ پھر شاگرد سے پوچھے اگر شاگرد جوڑ وروان خود کر سکے تو پہلے اسباق خوب یاد ہیں، نہ کر سکے تو گذشتہ اسباق کچے ہیں پھر پڑھائیں۔

تختی نمبر 6 الفاظِ قرآن

اَبَدًا	اَحَدٌ	اَخَذَ	اَذِنَ	اَمَرَ
اَنَا (ہمزہ زبر اَ. نون زبر نَ. حالتِ وصل میں الف نہ پڑھیں اور حالتِ وقف میں یہ الف پڑھا جائے گا)	بَخِلَ	بَرَرَةٍ	جَعَلَ	جَمَعَ
حَسَدَ	حَشَرَ	خَشِيَ	خَلَقَ	خُلِقَ
ذَكَرَ	رَفَعَ	رَقَبَةٍ	سُرُرٌ	سَفَرَةٍ
صُحُفًا	صَمَدٌ	طَبَقٍ	طَبَقًا	طُوًى
عَبَسَ	عَدَلَ	عَلَقٍ	عَمَدٍ	عِنَبًا
غَبَرَةٌ	فَعَلَ	قَتَرَةٌ	قُتِلَ	قَدَرَ
قُرِئَ	قَسَمٌ	كَبَدٍ	كُتُبٌ	كَسَبَ
كَفَرَ	كُفُوًا	لُبَدًا	لُمَزَةٍ	لَهَبٍ
مَسَدٍ	نَخِرَةً	وَجَدَ	وَسَقَ	وَقَبَ
وَلَدَ	وَهَبَ	هُمَزَةٍ	هُدًى	....

ساتویں تختی کے حقوق

اس تختی میں جزم کی شکل اور جزم کا نام بتانا اور جزم کی ادائیگی مخارج وصفات لازمہ کے موافق تجوید سے پختہ کرانا ضروری ہے۔ جزم کا دوسرا مشہور نام سکون ہے۔ جس حرف پر جزم آجائے اس کو حرفِ مجزوم کہتے ہیں اور حرفِ ساکن بھی کہتے ہیں۔

ہدایات:

وضاحت نورانی قاعدہ میں جزم کی تختی دسویں نمبر پر ہے مگر ہم نے اس کو ساتویں نمبر پر اس لئے ذکر کیا تاکہ جزم کی صحیح ادا اور پہچان ہو کر آگے مجزوم اور ساکن حروف کا پڑھنا آسان ہو جائے کیونکہ آگے کھڑی حرکات میں جزم تقدیراً (چھپا ہوا) ہے مثلاً با کھڑا زبر با میں الف ساکن کی آواز ہے با کھڑی زیر بِی میں یا ساکن کی آواز ہے اور با الٹا پیش بُ میں واؤ ساکن کی آواز ہے۔ نیز جزم خود بھی حرکات میں شمار ہوتا ہے اس لئے یہاں جزم کا لانا زیادہ مناسب تھا نیز آگے نورانی قاعدہ کی تختی نمبر ۸ اور ۹ میں بھی جزم والے حروف ذکر ہوئے ہیں اس لئے ضرورت تھی کہ پہلے جزم (سکون) کو پہچان لیں پھر ساکن حروف والفاظ کی مثالیں بیان ہوں۔

قاعدہ نمبر ۱: جزم والا حرف پہلے حرف کا تابع ہوتا ہے مثلاً اَءْ میں دوسرے ھمزہ پر جزم ہے تو اب اس پر پہلے ھمزہ کا زبر پڑھ کر یوں جوڑ وروان کریں گے ھَمْزَہْ، ھَمْزَہْ زبر اَءْ اس طرح اَعْ کا جوڑ یوں کریں گے ھمزہ عینْ زبر اَعْ۔

قاعدہ نمبر ۲: جزم والا حرف پہلے حرف سے مل کر ایک مرتبہ پڑھا جائے گا۔

قاعدہ نمبر ۳: جزم والا حرف اگر شدیدہ ہے تو اس میں آواز سختی سے بند ہو جائے اور آواز نہ ملے جیسے اَاْ اگر جزم والا حرف متوسطہ ہے تو آواز نہ زیادہ بند اور نہ زیادہ جاری ہو بلکہ درمیانہ ہو اور آواز نہ ملے جیسے اَعْ۔ اگر جزم والا حرف رخوہ ہے تو آواز نرمی سے جاری ہو اور آواز نہ ملے جیسے اَثْ۔ اور اگر جزم والا حرف مقلقل ہے تو آواز ہل جائے جیسے اَقْ .

جزم کی تختی نمبر ۷ کو یوں پڑھیں گے۔ ھمزہ ھمزہ زبر اَاْ .... ھمزہ ھمزہ زبر اِاْ ....

ھمزہ ھمزہ پیش اُا۔ روان۔ اَا۔ اِا۔ اُا (آواز تختی سے بند ہو جائے) اس طرح اَغ۔ پھر اَثْ (اِثْ)

۞ اس تختی کو صفات لازمہ کے موافق پڑھنا ضروری ہے انہی صفات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

وضاحت: حساس اور ماہر استاد یہاں سے جزم کی باریک غلطیوں سے بچنے کی فکر کرتے ہیں اگر یہاں اصلاح نہ ہوئی تو ناظرہ اور حفظ میں یہ باریک غلطیاں باقی رہیں گی پھر اصلاح مشکل ہے۔

تختی نمبر 7 جزم

اَاِاُاْ	اَاِاُعْ	اَاِاُثْ	اَاِاُذْ	اَاِاُظْ	اَاِاُزْ	اَاِاُسْ
اَاِاُصْ	اَاِاُحْ	اَاِاُهْ	اَاِاُتْ	اَاِاُطْ	اَاِاُكْ	اَاِاُقْ
اَاِاُبْ	اَاِاُجْ	اَاِاُدْ	اَاِاُشْ	اَاِاُضْ	اَاِاُغْ	اَاِاُرْ
اَاِاُفْ	اَاِاُمْ	اَاِاُوْ	اَاِاُیْ			

تختی نمبر 8 کے حقوق

اس تختی میں کھڑا زبر، کھڑی زیر الٹا پیش کی شکلیں بتانا، ان کے نام یاد کرانا، اور تجوید کے قواعد کے موافق ان کی صحیح ادائیگی پختہ کرانا ضروری ہے ۞ تختی نمبر ۴ کی پڑی حرکات اور اس تختی نمبر ۸ کی کھڑی حرکات دونوں کا صحیح پڑھنا اور واضح فرق بتانا ضروری ہے۔

ھدایات:

قاعدہ نمبر ۱: کھڑا زبر الف مدہ کی آواز دے گا۔ کھڑی زیر یائے مدہ کی اور الٹا پیش واؤ مدہ کی، بٰ۔ بٖ۔ بٗ۔ اور بَا ۔ بِیْ ۔ بُوْ کی ادائیگی ایک جیسی ہے

قاعدہ نمبر ۲: کھڑا زبر، کھڑی زیر، الٹا پیش کو ایک الف کے برابر لمبا پڑھا جائے کیونکہ اس میں

مدّ اصلی لازم ہے ۞ اس تختی میں اول سے آخر تک پہلے کھڑا زبر پڑھا دیں پھر کھڑی زیر، پھر الٹا پیش۔

تختی نمبر 8 کھڑی حرکات

بٰ بٖ بٗ	یٰ یٖ یٗ	رٰ رٖ رٗ	مٰ مٖ مٗ	لٰ لٖ لٗ	وٰ وٖ وٗ	نٰ نٖ نٗ
ءٰ ءٖ ءٗ	ھٰ ھٖ ھٗ	عٰ عٖ عٗ	غٰ غٖ غٗ	حٰ حٖ حٗ	خٰ خٖ خٗ	ثٰ ثٖ ثٗ
تٰ تٖ تٗ	جٰ جٖ جٗ	دٰ دٖ دٗ	ذٰ ذٖ ذٗ	زٰ زٖ زٗ	سٰ سٖ سٗ	شٰ شٖ شٗ
صٰ صٖ صٗ	ضٰ ضٖ ضٗ	طٰ طٖ طٗ	ظٰ ظٖ ظٗ	فٰ فٖ فٗ	قٰ قٖ قٗ	کٰ کٖ کٗ
		اٰ اٖ اٗ	ہٰ ہٖ ہٗ	ءٰ ءٖ ءٗ		

تختی نمبر 9 کے حقوق

اس تختی میں حروف مدہ اور حروف لین کی شناخت کرانا، تجوید کے موافق ان کی معروف ادائیگی پختہ کرانا، حروفِ مدہ کو ایک الف کے برابر کھینچ کر اور حروفِ لین کو نرمی سے بغیر کھینچے پڑھنا سکھائیں۔

ہدایات حروفِ مدہ

قاعدہ نمبر ۱: الف سے پہلے حرف پر جب زبر آجائے تو اس کو الف مدہ کہتے ہیں جیسے بَا۔ تَا۔ ثَا

قاعدہ نمبر ۲: واؤ ساکن سے پہلے حرف پر پیش آجائے تو اس کو واؤ مدہ کہتے ہیں جیسے بُوْ۔ تُوْ۔ ثُوْ۔

قاعدہ نمبر ۳: یا ساکن سے پہلے حرف پر جب زیر آجائے تو اس کو یائے مدہ کہتے ہیں۔ جیسے بِیْ۔ تِیْ۔ ثِیْ۔

وضاحت: الف مدہ جب موٹے حرف کے بعد آجائے تو الف موٹا پڑھا جائے گا جیسے طَالَ۔ اگر باریک حرف کے بعد آجائے تو باریک پڑھا جائے گا جیسے کَانَ۔

قاعدہ نمبر ۴: حروفِ مدہ کو کھڑی حرکات کی طرح ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھنا سکھائیں

قاعدہ نمبر ۵: حروفِ مدہ میں مدِ اصلی کرنا لازمی ہے اور مدِ اصلی کی مقدار ایک الف ہے۔

حروفِ مدہ کا جوڑ اور روان یوں کریں۔ با الف زبر بَا۔ بَا واؤ پیش بُوْا۔ با یا زیر بِیْ۔
بَا۔ بُوْا۔ بِیْ۔ تینوں کو ایک الف کے برابر لمبا کریں۔

حروف لین

قاعدہ نمبر ۱: واؤ ساکن سے پہلے حرف پر جب زبر ہو جیسے تَوْ اور یا ساکن سے پہلے حرف پر جب زبر ہو جیسے تَیْ۔ تو ان کو حروفِ لین کہتے ہیں (حروفِ لین کا معنیٰ ہے نرمی سے ادا ہونے والے حروف)

قاعدہ نمبر ۲: حروفِ لین کو نرمی سے بغیر کھینچے معروف پڑھنا ضروری ہے۔

قاعدہ نمبر ۳: حروفِ لین کو معروف پڑھنا ضروری ہے۔

قاعدہ نمبر ۴: پُر حرف کے بعد جب حرفِ لین آجائے تو اس کو پُر نہ پڑھیں مثلاً صَوْ۔ طَوْ۔

تنبیہ حروفِ لین کو زیادہ کھینچنا غلطی ہے اور مجہول پڑھنا بھی غلطی ہے۔

حروفِ لین کا جوڑ اور روان
تَا واؤ زبر تَوْ۔ تَا یا زبر تَیْ۔ تَوْ۔ تَیْ (الی آخرہ)

تختی نمبر 9 حروفِ مدہ ولین

بَا	بُوْا	بِیْ	تَا	تُوْا	تِیْ	ثَا
ثُوْا	ثِیْ	حَا	حُوْا	حِیْ	خَا	خُوْا
خِیْ	رَا	رُوْا	رِیْ	زَا	زُوْا	زِیْ
طَا	طُوْا	طِیْ	ظَا	ظُوْا	ظِیْ	فَا

فُوْا	فِیْ	ھَا	ھُوْا	ھِیْ	یَا	یُوْا
یِیْ	اٰ	اُوْ	اِیْ	جَا	جُوْا	جِیْ
دَا	دُوْا	دِیْ	ذَا	ذُوْا	ذِیْ	سَا
سُوْا	سِیْ	شَا	شُوْا	شِیْ	صَا	صُوْا
صِیْ	ضَا	ضُوْا	ضِیْ	عَا	عُوْا	عِیْ
غَا	غُوْا	غِیْ	قَا	قُوْا	قِیْ	گَا
گُوْا	گِیْ	لَا	لُوْا	لِیْ	مَا	مُوْا
مِیْ	نَا	نُوْا	نِیْ	وَا	وُوْا	وِیْ

حروف لین

تَوْ	تَیْ	ثَوْ	ثَیْ	دَوْ	دَیْ	ذَوْ
ذَیْ	رَوْ	رَیْ	زَوْ	زَیْ	سَوْ	سَیْ
شَوْ	شَیْ	صَوْ	صَیْ	ضَوْ	ضَیْ	طَوْ

طَیْ	ظَوْ	ظَیْ	لَوْ	لَیْ	نَوْ	نَیْ
اَوْ	اَیْ	بَوْ	بَیْ	جَوْ	جَیْ	حَوْ
حَیْ	خَوْ	خَیْ	عَوْ	عَیْ	غَوْ	غَیْ
فَوْ	فَیْ	قَوْ	قَیْ	گَوْ	گَیْ	مَوْ
مَیْ	وَوْ	وَیْ	ھَوْ	ھَیْ	یَوْ	یَیْ

تختی نمبر 10 کے حقوق

اس تختی میں معلمین قرآن و معلمات اسلام، مد اصلی کی صحیح ادا، مد فرعی کی اقسام، مدوں کی مقداریں، کیفیتِ وقف کے قواعد (جو اس قاعدہ حق القرآن کے مقدمہ میں درج ہیں) کو ذہن میں لاکر (مستحضر کر کے) الفاظِ قرآن پڑھائیں، جس لفظ میں جو خاص قاعدہ موجود ہو اس کا نام لے کر اس کی وضاحت جوڑ وروان کے بعد کیا کریں مثلاً جَــــآءَ میں جوڑ وروان کے بعد کہہ دیں اس لفظ میں مد متصل ہے اس لئے کہ حرف مدہ اور ہمزہ ایک کلمہ میں متصل آئے ہیں اور اس کی مقدار توسط ہے۔ یہاں سے تجوید کے موافق عملی طور پر الفاظِ قرآن کے جوڑ، روان، اور ناظرہ قرآن مجید پڑھنے کی صلاحیت شاگردوں میں خوب پیدا کریں۔

اس تختی کے مشکل الفاظ کا جوڑ وروان

- جَآءَ ۔ جیمؔ الف، مد زبر جا۔ ھمزہ زبر اَ۔ جَآءَ۔ اس لفظ میں مد متصل ہے۔

ایسے مدوالے الفاظ کے جوڑ وروان کا طریقہ: پہلے حرف کا نام لیں، مثلاً جیمؔ، پھر حرفِ مدہ کا نام لیں (الف) پھر مد کا نام لیں (مد) پھر پہلے حرف کی حرکت کا نام لیں (زبر) پھر ان سب کا رواں پڑھیں (جا) پھر حرفِ مدہ کے بعد آنے والے حرف کا جوڑ وروان کریں۔ ہمزہ زبر اَ۔ یہ سارا جوڑ وروان یوں ہوا، جیمؔ، الف مد، زبر، جا، ہمزہ زبر اَ۔ جآءَ

۞ جِآئ ءَ۔ جیمؔ یا، مدزیر، جِی، ہمزہ زبر اَ۔ جِآئ ءَ۔ جیمؔ کے بعد الف جوڑ وروان میں نہیں پڑھا جائے گا۔

۞ طَغٰی۔ طازبر طَ۔ غینؔ کھڑا زبر غٰ۔ طَغٰی۔ اس میں وقف بالسکون ہے۔

۞ کَیْدًا۔ کاف یا زبر کَیْ۔ دال دوزبر دً۔ کَیْدًا۔ اس میں وقف بالا بدال یوں کریں کَیْدَا۔

۞ خَوْفٍ۔ خا واؤ زبر خَوْ۔ فا دوزیر فٍ۔ خَوْفٍ۔ اس میں وقف بالاسکان یوں کریں خَوْفْ۔

تختی نمبر 10 اٰمَنَ

اٰمَنَ	اٰوٰی	اٰنِيَةٍ	اٰلٰفِ	اَيْنَ	بِهٖ
جَآءَ	جِآئْءَ	هَارٍ	نَارًا	خَيْرٌ	دَاوٗدُ
رُوَيْدًا	رَضُوْا	رِجَالٌ	مٰلِكِ	شَيْءٍ	طَغٰی
طَغَوْا	طَيْرًا	عَادٍ	عَلٰی	عَيْنٌ	فِيْهِ
قَالَ	قَوْلٌ	كَانَ	كَيْدًا	كَيْفَ	لَوْحٍ
لَيْسَ	مَالًا	خَوْفٍ	مَآءٍ	وَيْلٌ	يَوْمٍ

شعبہ نشر واشاعت، جامعہ تحسین القرآن، روضۃ المدنی الحکیم آباد، نوشہرہ

يَرَهُ	حَاسِدٍ	حَافِظٌ	دَافِقٍ	شَاهِدٍ	عَابِدٌ
عَآئِلًا	غَاسِقٍ	نَاصِرٍ	وَالِدٍ	اَعُوْذُ	اَكِيْدُ
يَخَافُ	يَدٰهُ	يُقَالُ	تُرٰبًا	حِسَابًا	سُبَاتًا
سِرَاجًا	سَلٰمٌ	شِدَادًا	شَرَابًا	صَوَابًا	طَعَامٍ
عَذَابًا	عَطَآءً	غُثَآءً	كِتَابًا	كِرَامًا	لِبَاسًا
لِسَانًا	مَاٰبًا	مَتَاعًا	مُطَاعٍ	مَعَاشًا	مَفَازًا
مِهٰدًا	نَبَاتًا	وِفَاقًا	ثُبُوْرًا	رَسُوْلٍ	شُهُوْدٌ
قُعُوْدٌ	وُجُوْهٌ	اَثِيْمٍ	اَلِيْمٍ	بَصِيْرًا	خَبِيْرٌ
رَحِيْقٍ	شَهِيْدٌ	عَظِيْمٌ	قَرِيْبًا	كَرِيْمٍ	مَجِيْدٌ
مُحِيْطٌ	نَعِيْمٍ	يَتِيْمًا	يَسِيْرًا	ذٰلِكَ	قُرَيْشٍ
عِيْشَةٍ	مَوْءٗدَةُ	مَوْضُوْعَةٌ	مَوَازِيْنُهٗ	يَوْمَئِذٍ	❖❖❖

تختی نمبر 11 کے حقوق

اس تختی میں میم ساکن کے تین احکام، نون ساکن وتنوین کے چار احکام، راپُر اور باریک کے قواعد (جو حق القرآن کے مقدمہ میں درج ہیں) کو معلمین کرام و معلماتِ اسلام ذہن نشین کر کے پڑھائیں اور پھر انہی قواعد کو مدنظر رکھ کر اپنے شاگردوں سے سنیں۔

اس تختی کے بعض مشکل الفاظ کا حل

- اِرْجِعْ کے ہجے یوں کریں۔ (ھمزہ را زیر اِرْ۔ جیم عین زیر جِعْ۔ اِرْجِعْ۔ یہ راپُر پڑھیں گے کیونکہ اس را سے پہلے زیر عارضی آیا ہوا ہے۔)
- قِرْطَاسٍ کے ہجے یوں کریں گے۔ (قاف را زیر قِرْ۔ طا الف زبر طَا ۔قِرْطَا، سین دوزیر سٍ۔قِرْطَاسٍ ۔یہ راپُر پڑھیں گے کیونکہ اس را کے بعد حرفِ مستعلیہ آیا ہوا ہے۔)
- مَنِ ارْتَضٰی کے ہجے یوں کریں گے۔ (میم زبر مَ۔ نون را زیر نِرْ۔ مَنِ ارْ، تا زبر تَ۔ مَنِ ارْتَ، ضاد کھڑا زبر ضٰی۔ مَنِ ارْتَضٰی ۔اس را کو پُر پڑھیں گے کیونکہ اس را سے پہلے زیر دوسرے کلمہ میں آیا ہے۔ ایسے الفاظ اور قواعد مقدمہ حق القرآن میں درج ہیں محبت وتوجہ سے دیکھ کر یاد رکھیں۔
- دُنْیَا کے ہجے یوں کریں گے (دال نون پیش دُنْ۔ یا الف زبر یَا ۔دُنْیَا۔ اس نون میں اظہار مطلق کریں گے)
- اَبْقٰی اس کے ہجے یوں کریں گے ھمزہ با زبر اَبْ ،قاف کھڑا زبر قٰی۔ اَبْقٰی اس کے آخر میں الف آیا ہے اور الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اس کے آخر میں وقف بالسکون ہے۔
- بَلْ سکتہ رَانَ کے ہجے یوں کریں گے۔ (با لام زبر بَلْ۔ را الف زبر رَا، بَلْ رَا۔ نون زبر نَ۔ بَلْ سکتہ رَانَ اس لام کے بعد سکتہ لازمی کریں گے۔ آواز بند کر کے سانس جاری رکھنے کو سکتہ کہتے ہیں۔
- مَجْرٖھَا کے ہجے یوں کریں گے۔ (میم جیم زبر مَجْ۔ را کھڑی زیر رٖے۔ مَجْرٖے۔ ھا الف زبر ھَا، مَجْرٖھَا اس را میں امالہ کبریٰ ضرور کریں گے۔ زبر کی آواز زیر کی طرف اور الف کی آواز یا کی طرف مائل کرنے کو امالہ کہتے ہیں۔ زیر اور یا کا حصہ زیادہ اور زبر اور الف کا حصہ کم ہو۔ مَجْرٖھَا کو اردو کے لفظ قطرے کی طرح پڑھیں گے۔

آلْئٰنَ کے ہجے یوں کریں گے۔ہمزہ لآم ،مد کھڑا زبر ،آ لْ ،ہمزہ کھڑا زبر ا .آلْ ا.نوّن زبر نَ .

آلْئٰنَ   اس میں مدلازم کلمی مخفف ہے۔

تختی نمبر 11 اَنْتَ. اِهْدِ

اَنْتَ	اِهْدِ	بَعْدُ	بَطْشَ	سَعْیَ
كُنْتُ	لَسْتَ	قُرْاٰنٌ	بَرْدًا	مِرْيَةٍ
اِرْجِعْ	اِرْبَةِ	مِصْرَ	قِطْرٍ ط	قِرْطَاسٍ
مِرْصَادٍ	فِرْقَةٍ	مَنِ ارْتَضٰى		اِرْحَمْ
اِرْتَبْتُمْ	اَنْذِرْ	خَيْرٌ ط	فَاصْبِرْ	صَبْرًا
يَسِيْرٌ ط	غُلْبًا	فَصْلٌ	قَدْحًا	قَضْبًا
كَاْسًا	كَدْحًا	يُغْنِىْ	لَغْوًا	مِسْكٌ
نَخْلًا	نَشْطًا	نَفْسٍ	نَقْعًا	يُسْرًا
اَبْقٰى	عَدْنٍ	عَشْرٍ	يَخْشٰى	يَسْعٰى
يَتْلُوْا	يَدْعُوْا	تَجْرِىْ	يَهْدِىْ	اَلْقَتْ
اَمْهِلْ	اِقْرَاْ	فَارْغَبْ	فَانْصَبْ	وَانْحَرْ

مِنْ هَادٍ	مِنْ عَلَقٍ	اَنْعَمْتَ	مَنْ اٰمَنَ	مِنْ خِلَافٍ
اَلْهَمَ	اَنْشَرَ	اَنْقَضَ	دَمْدَمَ	عَسْعَسَ
اَعْبُدُ	نَعْبُدُ	يَخْرُجُ	يَشْرَبُ	يَحْسَبُ

يَشْهَدُ	تَرْهَقُ	تَعْرِفُ	اُقْسِمُ

يُبْدِئُ	دُنْيَا قِنْوَانٌ صِنْوَانٌ بُنْيَانٌ

حُشِرَتْ سُطِحَتْ كُشِطَتْ نُشِرَتْ بَلْ سکتہ رَانَ

اَثَرْنَ وَسَطْنَ فَرَغْتَ تَاْتُوْنَ يُسْقَوْنَ

يَفْعَلُوْنَ يَعْمَلُوْنَ يَضْحَكُوْنَ

يَكْسِبُوْنَ يَدْخُلُوْنَ يَنْظُرُوْنَ رَاٰيِ

مَنْ سکتہ رَاقٍ	اَنْذَرْنَا	اَنْزَلْنَا	خَلَقْنَا
رَفَعْنَا	وَضَعْنَا	نُطْفَةٍ ج	عِبْرَةً ط

زَجْرَةٌ ط تَذْكِرَةٌ مُسْفِرَةٌ مُؤْصَدَةٌ ۝ مَايَشَآءُ

اِسْتَطَعْتُ ط شَهْرٍ ۝ فَجْرٍ قَدْرٍ زَكٰوةً صَلٰوةً

بِبَالِغِيْهِ ج مَمْنُوْنٍ ط مَحْفُوْظٍ ○ نِسَآءً ط طُوًى ○

مَسْرُوْرًا ط مَآءً ط اَبْوَابًا ط مَجْرٖهَا ط (اس لفظ کو مجرے کی طرح پڑھو اس کا جوڑ یوں کرو: میم جیم زبر مج را زبر (امالہ) رے مجرے ہا الف زبر ہا مجرے ہا۔) اَزْوَاجًا ط

اَشْتَاتًا اِطْعَامٌ اَعْنَابًا اَفْوَاجًا اَلْفَافًا ط قُرْاٰنًا

اَلْحَمْدُ اِهْدِنَا وَالْفَتْحُ وَالْعَصْرِ مِنَ الْمُعْصِرٰتِ

مَعَ الْعُسْرِ مَاالْقَارِعَةُ ○ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ

يَنْظُرُ الْمَرْءُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ

لَيْلَةُ الْقَدْرِ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذُوالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ○

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ○

اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ط آٰلْئٰنَ (اس لفظ کا جوڑ یوں کرو، ہمزہ، لام، مد، کھڑا زبر آل، ہمزہ کھڑا زبر ا، آلْا، نون زبر نَ، آلْئٰنَ۔)

تختی نمبر 12 تشدید کے حقوق

اس تختی میں شد کی شناخت کرائیں اور شد والے حروف کے پڑھنے کا طریقہ بتائیں۔

ھدایات:

شد جس حرف پر آجائے اس کو حَرفِ مُشَدَّدْ کہا جاتا ہے۔ ۞ مشدد حرف کے پڑھنے میں دو حرفوں کے برابر وقت لگائیں۔ ۞ شدوالا حرف سختی سے پڑھیں۔ ۞ شدوالا حرف اگر شدیدہ ہے تو آواز سختی سے رک کر پھر جاری ہو جیسے اَبَّ۔ ۞ شدوالا حرف اگر رخوہ ہے تو آواز کو جاری رکھ کر سخت پڑھیں جیسے اَحَّ۔ ۞ شدوالا حرف اگر متوسطہ ہے تو درمیانہ آواز سے پڑھیں جیسے اَرَّ۔ ۞ شدوالا حرف ایک سانس میں پڑھیں درمیان میں سانس نہ توڑیں۔ ۞ جوڑ میں شدوالا حرف دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے، ایک مرتبہ پہلے حرف سے مل کر، دوسری مرتبہ خود اپنی حرکت سے ۞ مشدد حرف سے پہلے اگر ایک زبر یا ایک زیر یا ایک پیش ہو تو مشدد حرف پر ماقبل حرکت کا نام لیا جائے گا اور اگر مشدد حرف سے پہلے تنوین ہو تو اس تنوین کا نام لے کر پھر مشدد حرف کی اپنی حرکت کا نام لیا جائے گا۔ جیسے سِرَاجًا وَّهَّاجًا۔

اَبَّ کو یوں پڑھیں گے۔ھمزہ با زبر اَبْ بًا زبر بَ. اَبَّ. زبر کے ساتھ ساری تختی مکمل کر لیں۔
اِبَّ کو یوں پڑھیں گے۔ھمزہ با زیر اِبْ بًا زبر بَ. اِبَّ. زیر کے ساتھ ساری تختی مکمل کر لیں۔
اُبَّ کو یوں پڑھیں گے۔ھمزہ با پیش اُبْ بًا زبر بَ. اُبَّ۔ پیش کے ساتھ ساری تختی مکمل کر لیں۔

تختی نمبر 12

اَ اِ اُ بَّ	اَ اِ اُ تَّ	اَ اِ اُ ثَّ	اَ اِ اُ جَّ	اَ اِ اُ حَّ	اَ اِ اُ خَّ	اَ اِ اُ دَّ
اَ اِ اُ ذَّ	اَ اِ اُ رَّ	اَ اِ اُ زَّ	اَ اِ اُ سَّ	اَ اِ اُ شَّ	اَ اِ اُ صَّ	اَ اِ اُ ضَّ

تختی نمبر 13 (بُرْزَ) کے حقوق

۞ اس تختی میں مشدد الفاظ کی صحیح ادائیگی مخارج وصفات کی روشنی میں پختہ کرنا۔ ۞ کیفیت وقف کا عملی اجراء۔ ۞ جوڑ وروان آسانی سے کرنا۔ ۞ نون اور میم مشدد میں غنہ زمانی کا مشق کرانا ضروری ہے۔

شعبہ نشر واشاعت: جامعہ تحسین القرآن، روضۃ المدنی بحیم آباد، نوشہرہ

ھدایات

نون مشدد جب حرف کے آخر میں آجائے تو تختی سے شد اور غنہ ادا کر کے پھر آخر کو ساکن کریں جیسے
اَیۡدِیۡھِنَّ.

واو اور یا مشدد پر جب وقف کریں تو شد ادا کر کے پھر آخر حرف کو ساکن کر دیں جیسے عَلَی النَّبِیِّ . اور عَدُوٌّ.

اس تختی کے بعض مشکل الفاظ کا حل

بُرِّزَ با را پیش بُرُّ رَا زیر رِ ،بُرِّ،زا زبر زَ.بُرِّزَ.

قَیِّمَةٌ قاف یا زبر قَیْ یا زیر یِ ،قَیِّ ،میم زبر مَ،قَیِّمَ،تا دو پیش ةٌ.قَیِّمَةٌ. اس میں وقف بالابدال یوں کریں،قَیِّمَہْ .

عَلَی النَّبِیِّ عین زبر عَ،لام نون زبر لَنْ نُوْنْ زبر نَ،عَلَی نَّ،بایا زیر بِیْ یا زیر یِ.عَلَی النَّبِیِّ ۔اس میں وقف بالاسکان یوں کریں گے عَلَی النَّبِیْ۔نیز اسمیں وقف بالروم بہت بہتر ہے کہ زیر کا تیسرا حصہ پڑھا جائے ،ماہر معلم ومعلمہ بتا سکتے ہیں۔

عَدُوٌّ عین زبر عَ،دال واو پیش دُوْ وَاو دو پیش وٌّ،عَدُوٌّ۔اس میں وقف بالاسکان یوں کریں عَدُوّْ. نیز اس میں وقف بالروم اور وقف بالاشمام کرنا بھی بہتر ہے۔

لَاتَأْمَنَّا لام الف زبر لَا،تا ہمزہ زبر تَأْ،لَاتَأْ،میم نون زبر مَنْ نُوْن الف زبر نَا.لَاتَأْمَنَّا، اس مشدد نون میں اشمام کرنا واجب ہے،اشمام یوں کریں،نون مشدد میں غنہ کرتے ہوئے ہونٹوں کو گول کر لیں پھر نَا پڑھتے وقت ہونٹ کھل جائیں،عملی طریقہ معلم بتائے۔

ءَاَعْجَمِیٌّ ہجے کرتے وقت دوسرے ہمزے کو تسہیل سے پڑھیں،اس کے ہجے یوں کریں۔

ہمزہ زبر ءَ، ہمزہ عین زبر اَعْ،ءَاَعْ، جیم زبر جَ،ءَاَعْجَ،میم یا زیر مِیْ یا دو پیش یٌّ، ءَاَعْجَمِیٌّ ۔اس لفظ کے دوسرے ہمزہ کو تسہیل سے پڑھنا واجب ہے اور یہاں ابدال جائز نہیں تسہیل کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے ہمزہ کو شدت سے نہ پڑھیں بلکہ نرمی سے جلدی پڑھ لیں،عملی طریقہ معلم بتائے۔

تختی نمبر 13 مشدد الفاظ

بُرِّزَ	حُصِّلَ	صَدَّقَ	عَدَّدَ	قَدَّرَ
كَذَّبَ	نَعَّمَ	يَظُنُّ	يَحُضُّ	جَنَّةٍ
ثُمَّ	قُوَّةٍ	كَرَّةٌ	سُعِّرَتْ	قَدَّمَتْ
كَذَّبَتْ	زُوِّجَتْ	سُجِّرَتْ	فُجِّرَتْ	سُيِّرَتْ
عُطِّلَتْ	كُوِّرَتْ	اَيْدِيْهِنَّ ط	عَلَيْهِنَّ ط	نُيَسِّرُهُمْ
اَلْبَيِّنَةُ	قَيِّمَةٌ ط	عَشِيَّةً	مُذَّكِّرٌ	اَيَّانَ
اِيَّاكَ	تَجَلّٰى	اِيَّاىَ ط	يُصَلُّوْنَ	عَلَى النَّبِىِّ ط
عَدُوٌّ ط	تَوَلّٰى	تَوَّابًا	ثَجَّاجًا	غَسَّاقًا

مَفَرٌّ ط اَذَلَّ وَالْمُعْتَرَّ ط مُمَدَّدَةٍ ○ مُكَرَّمَةٍ ○

لَاتَاْمَنَّا وَالسَّمَآءِ وَالتَّرَآئِبِ وَالنّٰشِطٰتِ

وَالنّٰزِعٰتِ وَالسّٰبِحٰتِ فَالسّٰبِقٰتِ

فَالْمُدَبِّرٰتِ ءَاَعْجَمِىٌّ وَّعَرَبِىٌّ ط

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ○

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

تختی نمبر 14 کے حقوق

ان دونوں تختیوں میں استاد، شاگردوں کو چند الفاظ کا جوڑ وروان بتادے، پھر شاگرد خود پڑھے۔
اس تختی میں ایک سطر جوڑ وروان پڑھ کر پھر ساری سطر روان سے سنائے تاکہ ناظرہ قرآن مجید عربی لہجہ میں خود پڑھنے کی مہارت حاصل ہو۔

مشکل الفاظ کا جوڑ وروان مَرُّوْا. میم را زبر مَرْ رَا واو پیش رُوْ، مَرُّوْا.
اَحَطْتُّ. ہمزہ زبر اَ، حا طا .تا زبر حَطْتَّ تا پیش تُ. اَحَطْتُّ - اس لفظ میں ادغام ناقص کرنا ضروری ہے، یعنی حا کے بعد آواز موٹی ہو طا کی صفت استعلاء کی وجہ سے، پھر تا باریک ادا ہو، عملی طریقہ معلم خود بتائے۔ اَحَطْتُّ کی طا میں قلقلہ نہ کریں البتہ طا کو پُر ضرور پڑھیں۔
اَحَطْتُّ کی طرح فَرَّطْتُّ. مَافَرَّطْتُّمْ. لَئِنْ بَسَطْتَّ۔ کا جوڑ وروان بھی کریں۔ ان سب میں ادغام ناقص ہوا ہے۔ یعنی طا مکمل تا میں ملی ہوئی نہیں ہے۔

تختی نمبر 14 مشدد الفاظ کا اجراء

مَرُّوْا - رَبِّىْ - مُدَّتْ - حُقَّتْ - وَتَبَّ - تَبَّتْ -
اَحَطْتُّ - مُسَمًّى ط اَنْ نَّمُنَّ - وَالضُّبْحِ -
وَالشَّمْسِ - فَظَلُّ ط فِى الْحَجِّ - سَامِرِىُّ ط
بِمُصْرِخِىَّ ط وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ - سِجِّيْلٍ -

سِجِّيْنٌ فِي الْيَمِّ -اِنَّ الْجَنَّةَ- لِحُبِّ الْخَيْرِ

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ○ مَاالطَّارِقُ النَّجْمُ

الثَّاقِبُ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ

تختی نمبر 15 کے حقوق

اس تختی میں دو مشدد حروف اکٹھے آئے ہیں، ان کے صحیح جوڑ وروان اور ناظرہ صاف تجوید سے پڑھنے کی مشق کرائی جائے۔ بغیر بندش کے شاگرد مسنون طریقہ پر سارے الفاظ عمدہ ادائیگی کے ساتھ سنائے۔

اس تختی کے بعض مشکل الفاظ کا جوڑ وروان

يَزَّكّٰى یا زا زبر يَزَّ زّا کاف زبر زَكَّ، كّاف کھڑا زبر کا. يَزَّكّٰى۔

عِلِّيِّيْنَ عین لآم زیر عِلّ لّام یا زیر لِیّ یّا یا زیر یِی، عِلِّیِّیْ، نوّن زبر نَ. عِلِّيِّيْنَ۔ اس میں وقف بالاسکان یوں کریں، عِلِّيِّيْنْ۔

مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ میم نون زیر مِنْ، شین را زبر شَرَّ، رّا نوّن زیر رِنَّ، نُّوّن فا زبر نَفَّ، فّا کھڑا زبر فٰ، مِنْ شَرِّ النَّفّٰ، ثا کھڑا زبر ثٰ، مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰ، تا زیر تِ، مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

تختی نمبر 15 يَزَّكّٰى

يَزَّكّٰى يَذَّكَّرُ مُدَّثِّرُ مُزَّمِّلُ عِلِّيِّيْنَ ○

عِلِّيُّوْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ

مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ○

تختی نمبر 16 کے حقوق

اس تختی میں مدِ لازم کلمی مثقّل طول کے ساتھ اور مشدد حروف کی عملی مشق، مخارج وصفات لازمہ اور صفاتِ عارضہ کی روشنی میں پختہ کرائیں، بعض الفاظ میں ایک مد، ایک شد اور بعض میں دو مد، دو شد کے جوڑ وروان کے پڑھنے کا طریقہ سکھائیں۔

ہدایات

ضَآلًّا کو یوں پڑھیں گے : پہلے حرفِ مدہ سے دائیں طرف والے حرف کا نام لیں، "ضَاد" پھر حرفِ مدہ کا نام لیں، "الف" پھر حرفِ مدہ کے بعد والے حرفِ مشدد کا نام لیں، "لَام" پھر مد اور حرفِ مدہ سے پہلے والے حرف کی حرکت کا نام لیں "مد زبر" پھر ان سب کا روان پڑھیں، ضَآلّْ پھر مشدد حرف کی حرکت کا جوڑ وروان پڑھیں "لَام دو زبر لًّا"، پھر سارے لفظ کا روان پڑھیں، ضَآلًّا خلاصہ یہ کہ ایک سانس میں یوں پڑھیں۔ ضَاد، الف، لام، مد، زبر، ضَآلّْ. لَام، دو زبر، لًّا، ضَآلًّا.

حَآجُوْكَ : حا، الف، جیم، مد، زبر، حَآجْ. جِیم، واو، پیش، جُوْ، حَآجُوْ. کاف، زبر، كَ. حَآجُوْكَ.

اَتُحَآجُّوْنِّیْ ہمزہ زبر اَ. تا پیش تُ. اَتُ. حا، الف، جیم، مد، زبر، حَآجْ. اَتُحَآجْ. جِیم، واو، نون، مد، پیش، جُّوْنّْ. (اَتُحَآجُّوْنّْ) نون، یا، زیر، نِیْ، اَتُحَآجُّوْنِّیْ.

وَلَاتَحَآضُّوْنَ واو، زبر، وَ. لَام، الف، زبر، لاَ. وَلَا. تا، زبر، تَ. وَلَاتَ. حا، ضَاد، مد، کھڑا زبر، حَآضّْ، ضَاد، واو، پیش، ضُّوْ. وَلَا تَحَآضُّوْ. نون، زبر، نَ. وَلَاتَحَآضُّوْنَ.

وَالصّٰٓفّٰتِ واو، صاد، زبر، وَصْ. صاد، فا، مد، کھڑا زبر، صّٰٓفّْ. وَالصّٰٓفّْ. فا، کھڑا، زبر، فّٰا. وَالصّٰٓفّٰ. تا، زیر، تِ. وَالصّٰٓفّٰتِ.

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰی فا، زبر، فَ، ہمزہ زیر اِ. فَاِ. ذال، الف، زبر، ذَا. فَاِذَا. جیم، الف، مد، زبر، جَآ. ہمزہ، زبر اَ، فَاِذَا جَآءَ. تا، طا، زیر، تِطْ، طَّا، الف،

میمؔ،مد،زبر،طَآمّ.فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمُّ. میمؔ، زبر،مَ.فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّ .تا، لَآم،پیش،تُلُ.فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ لُ.کاف،با،پیش،کُبُ.فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْکُبْ. را،کھڑا،زبر،رٰ.فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُالْکُبْرٰی.

تختی نمبر 16 مدلازم کلمی مثقل کے الفاظ

ضَآلًّا	دَآبَّةٍ	حَآجَّكَ	حَآجُّوْكَ
لَضَآلُّوْنَ ○	وَلَا الضَّآلِّيْنَ	اَتُحَآجُّوْنِّيْ	
وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ	وَالصّٰٓفّٰتِ	مُضَآرٍّ ط	
جَآءَتِ الصَّآخَّةُ○	وَلَا جَآنٌّ ○		
فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى○	صَوَآفَّ		

خاتمہ اجرائے قواعد کے حقوق اور مشکل الفاظ کا حل

(ا) سولہ تختیاں پڑھ کر ہر طالب علم خود جوڑ وروان میں اتنا ماہر ہو کہ خاتمہ کے الفاظ قرآن خود پڑھ سکے۔ (ب) مفصل حق القرآن کی ابتداء والے قاعدے اگر یاد ہوں گے تو اس خاتمہ کے الفاظ کا اجراء آسان ہوگا، ورنہ مشکل۔(ج) آگے آنے والے الفاظ میں یہ قانون یاد رکھیں کہ جو حروف، تلاوت میں پڑھے جاتے ہیں ان کا جوڑ وروان ہوگا اور جو نہیں پڑھے جاتے ان کا جوڑ نہیں ہوگا۔

شمار(1): خاتمہ کے الفاظ میں ''خَیْرًا یَّرَہٗ'' کی طرح جن الفاظ میں دو زبر، یا دو زیر یا دو پیش کی تنوین آئے تو جوڑ میں پہلے تنوین کا نام لیں، پھر شد والے حرف کی حرکت کا نام لیں، مثلاً خَیْـرًا یَّـرَہٗ .خـا یـا

زبر خَیُ ۔ رَا یَا دو زبر رَیًا زبر یَ. خَیْرَیً .را زبر .رَ. خَیْرًیَرَ .ھا الٹا پیش ہٗ. خَیْرًا یَّرَہٗ۔

شمار(2): فَمَنْ یَّعْمَلْ میں نون ساکن، جوڑوروان میں نہیں پڑھا جائے گا، ادغام کی وجہ سے اسی طرح مِنْ نَّصِیْر ۔ مِنْ مَّآء ۔ مِنْ رَّبِّکَ ۔ میں نون ساکن نہیں پڑھا جائے گا۔

شمار(3): اَکْلًا لَّمًّا وَّ :ھمزہ کاف زبر اکَ. لام ، لام ، دو زبر لًلام ، میم زبر لَمْ ، مِّیم واو، دوزبر مًا وًاوْ ، زبر، وَ۔ اَکْلًا لَّمًّا وَّ۔

شمار(4): مندرجہ ذیل الفاظ میں اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کا قاعدہ جاری ہوا ہے، ان سب میں دوزبر، دوزیر، دو پیش کو نہیں پڑھا جائے گا۔ بلکہ اس کی جگہ زیر والا نون جوڑوروان میں پڑھا جائے گا۔ لُمَزَۃِ نِ الَّذِیْ۔ فَخُوْرَا نِ الَّذِیْ۔ قَدِیْرُ نِ الَّذِیْ۔ نُوْحُ نِ ابْنَہٗ۔

شمار(5): مَن مُ بَخِلَ کی طرح جن الفاظ میں نون ساکن یا تنوین کے بعد چھوٹا میم لکھا ہوا ہے تو اس میں اقلاب کا قاعدہ ہے، یعنی نون ساکن کو جوڑ وروان میں نہ پڑھیں بلکہ چھوٹے میم کو جوڑوروان میں پڑھیں۔ جیسے مَن مُ بَخِلَ کا جوڑ، میم ،میم زبر مَمْ ، با زبر بَ کریں گے۔ اور مُطَھَّرَۃٍ مُ بِاَیْدِیْ: میں تا میم دو زیر تِمْ بازیر بِ۔ پڑھیں گے۔

شمار(6): لَھُمْ مَّا :اس میں پہلا میم نہ پڑھیں، ھا کو دوسرے میم سے یوں ملائیں۔ ھا میم پیش ھُمْ میم الف زبر مَا۔ لَھُمْ مَّا۔

خاتمہ اجرائے قواعد ضروریہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
جَزَآءً اَلْمَلٰٓئِکَۃُ اِنَّآ اَعْطَیْنَا اِلَیْنَآ اِیَابَھُمْ ۝ خَیْرًا یَّرَہٗ ۝ شَرًّا یَّرَہٗ ۝
مِیْقَاتًا یَّوْمَ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنْ نَّصِیْرٍ مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ
مِنْ رَّبِّکَ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ صُحُفًا مُّطَھَّرَۃً صَفًّا لَّا یَتَکَلَّمُوْنَ
قُلُوْبٌ یَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَۃٌ اَبْصَارُھَا سِرَاجًا وَّھَّاجًا ۝ وَّاَنْزَلْنَا

تہذیب نشر و اشاعت: جامعہ تحسین القرآن، روضۃ المدنی، نجیم آباد، نوشہرو

اَكَلًا لَّمًّا ۙ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۙ		عَادَۨ الْاُوْلٰى ۝		
لُمَزَةِۙ الَّذِىْ	فَخُوْرَاۙ الَّذِيْنَ	قَدِيْرُۙ الَّذِىْ	نُوْحُۨ ابْنَهٗ	
مِنْ بَخِلَ	لَيُنْۢبَذَنَّ	مِنْۢ بَعْدِ	مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ	لَنَسْفَعًاۢ بِالنَّاصِيَةِ
بِذَنْۢبِهِمْ	مُّطَهَّرَةٍۙ بِاَيْدِىْ	سَفَرَةٍ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۝	هُمْ فِيْهَا	
لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ ۝	اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ	تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ		
لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ	مِمَّ	اَللّٰهُمَّ		

دعا از شارح

وَمَا تَوْفِيْقِىْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝

"رَبَّنَا لَا تُؤَ اخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا " اٰمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا

وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا كُلَّهٗ

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ بِعِزَّتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتِ "

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَعَلِّمْنَا مَا يَنْفَعُنَا وَزِدْنَا عِلْمًا ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ كُلِّ حَالِ اَهْلِ النَّارِ

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لَنَا اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً ،

معلمین و معلمات کے لئے زرین اصول

اصلاحی درس نمبر 1: تجوید سے قرآن پڑھنا اور پڑھانا سنتِ رسول ﷺ ہے۔ تجوید کے خلاف لحن جلی سے پڑھنا ور پڑھانا گناہ اور عذاب کا ذریعہ ہے۔

اصول زرین: خوش نصیب معلمین ومعلماتِ قرآن، قاعدہ، حفظ اور تجوید پڑھانے والوں پر لازم ہے کہ ابتداء سے ایک ایک حرف بار بار اخلاص ومحبت اور مسنون طریقہ سے پڑھائیں۔ تکرار کی عادت دلائیں، پھر ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ توجہ سے سنیں۔ بعض مرتبہ کمزور شاگرد کو ایک حرف دس ،بیس مرتبہ پڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ سستی اور غفلت نہ کریں، تجربہ شاہد ہے کہ ابتداء میں جب قاعدہ سے لے کر ایک پارہ تک خوب پختہ تجوید سے پڑھنے اور پڑھانے کی محنت کی جاتی ہے تو سارا قرآن مجید آسان ہو جاتا ہے۔ ناظرہ، حفظ و تجوید اور ہماری اس روایت حفصؒ کی بنیاد، تجوید کا قاعدہ ہے۔ اگر بنیاد پختہ ہو تو آگے ترقی اور کامیابی یقینی ہے۔ قرآن مجید کو غلط پڑھنا، غلط معنیٰ کرنا اور عمل نہ کرنا گناہ اور عذابِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ "رُبَّ قَارِئٍ لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ يَلْعَنُهٗ" (ترجمہ: بہت قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ ان پر خود قرآن ہی لعنت کرتا ہے) کی وعید میں یہ تینوں شامل ہیں۔

آیئے! اللہ کے پیارے آخری رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان عالیشان کی روشنی میں خدمتِ قرآن کریں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :"اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّقْرَاَ الْقُرْاٰنُ كَمَا اُنْزِلَ" (معلم التجوید از اعلاء السنن) بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں کہ قرآن مجید کو اسی طرح تجوید پڑھا جائے جس طرح کہ نازل کیا گیا ہے۔

باعمل قاری کی فضیلت:

سید القرآء امام الانبیاء حضرت محمد مصطفٰی نے ارشاد فرمایا [يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَاْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَاُهَا] (رواہ ترمذی و ابوداود)

مفہوم حدیث: حضرت محمد مصطفٰی نے ارشاد فرمایا (قیامت کے دن) باعمل قاری سے کہا جائے گا کہ قرآن مجید پڑھتا جا اور (جنت کے درجوں پر) چڑھتا جا، اور ٹھہر ٹھہر کر تجوید سے پڑھ، جیسا کہ تو دنیا میں تجوید سے عمدہ پڑھتا تھا، پس تیرا مقام اس آخری آیت پر ہوگا جسے تو پڑھیگا۔

اصلاحی درس نمبر 2: درس وتدریس میں عاجزی کرنا سنتِ رسول ﷺ ہے اور سختی اور تکبر کرنا گناہ اور عذاب کا ذریعہ ہے۔

اصول زرین: معلمین ومعلمات اگر شاگردوں کو عاجزی سے پڑھائیں گے تو طلباء وطالبات کا شوق بڑھے گا اور تعداد زیادہ ہو کر زیادہ خدامِ قرآن تیار ہوں گے۔ استاد کی زیادہ سختی اور تکبر سے شاگرد گھبرا کر بھاگ جاتے ہیں۔ شیطٰن تکبر کی وجہ سے ذلیل وخوار ہوا۔ ایک روایت میں ہے، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّرَوِّعَ مُسْلِمًا" (ابوداؤد)
مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے

آیئے! اللہ کے پیارے آخری رسول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان عالیشان کی روشنی میں خدمت قرآن کریں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰه" جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے عاجزی کی اس کو اللہ تعالیٰ نے بلند کیا اور جس نے تکبر کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل اور خوار کر دیا۔

اصلاحی درس نمبر 3: خیر خواہی اور حقوق کی ادائیگی سنتِ رسول ﷺ ہے اور بدخواہی اور حق تلفی گناہ اور عذاب کا ذریعہ ہے۔

اصول زرین: شاگردوں کی نیک تربیت کرنا، علم وعمل سکھانا ان کے اوقات اور زندگی کی قدر کرنا، شاگردوں کو اللہ کی رحمت سمجھنا، نیک اساتذہ کا شعار ہے۔ محنت اور خلوص سے نہ پڑھانا، نیک عمل و اخلاق نہ سکھانا، شاگردوں کا وقت ضائع کرنا، حق تلفی اور گناہِ کبیرہ ہے۔

آیئے! اللہ کے پیارے آخری رسول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان عالیشان کی روشنی میں خدمتِ قرآن کریں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلٰثًا، قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ" (اخرجہ البخاری فی کتاب الایمان/ بحوالہ ریاض الصالحین)

ترجمہ: نبی علیہ السلام نے فرمایا دین خیر خواہی اور حقوق کی ادائیگی کا نام ہے، تین مرتبہ فرمایا، ہم (صحابہؓ) نے پوچھا کس کی خیر خواہی اور حقوق کی ادائیگی؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ جل شانہٗ اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور مسلمانوں کے اماموں اور عام لوگوں (کی خیر خواہی اور حقوق کی ادائیگی کا نام) دین ہے۔

اصلاحی درس نمبر 4: ظاھری اور باطنی صفائی سنتِ رسول ﷺ ھے اور ناپاکی اور عقیدہ کی خرابی گناہ اور عذاب کا ذریعہ ھے۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے "اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ " صفائی ایمان کا حصہ ہے۔(مسلم)

اصول زرین: قاعدہ اور قرآن مجید کو بے وضو ہاتھ لگانا ناجائز اور گناہ ہے۔ وضو سے گناہِ صغیرہ معاف ہوجاتے ہیں۔جس طرح وضو کرنے سے ظاہری صفائی حاصل کرنا ضروری ہے اسی طرح قرآن مجید پر ایمان لانے اور تجوید سے اسکی تلاوت کرنے سے دل اور باطن کی صفائی نصیب ہوجاتی ہے۔

ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے۔قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :"اِنَّ الْغِنَاءَ وَاللَّھْوَ یُنْبِتَانِ النِّفَاقَ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الْعُشْبَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ الْقُرْاٰنَ وَالذِّکْرَ یُنْبِتَانِ الْاِیْمَانَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الْعُشْبَ " (روضۃ الطالبین از مظاہر حق ۴/۴۵۲)

"بے شک گانا اور (ناجائز) کھیل یہ دونوں نفاق کو اس طرح اگاتے ہیں جس طرح پانی سبزہ کو اگاتا ہے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے کہ قرآن اور ذکر الٰہی، یہ دونوں دل میں ایمان کو اس طرح اگاتے ہیں جس طرح پانی سبزہ اگاتا ہے۔"

اساتذہ کرام! خود بھی اور شاگردوں کو بھی گانے اور ساز باجوں سے نفرت دلائیں۔آج مسلمانوں کی پستی اور قرآن سے محرومی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ناجائز کھیل کود اور گانوں میں لوگ مشغول ہوکر اپنی قیمتی زندگی کو ضائع کررہے ہیں۔

آیئے! اللہ کے پیارے آخری رسول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان عالیشان کی روشنی میں خدمتِ قرآن کریں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :"مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ لَا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ لَقِیَہٗ یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ "(مسلم)"جو شخص اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے کہ اس نے شرک کیا ہو تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

اصلاحی درس نمبر 5 : نرمی اور رحم کرنا سنتِ رسول ﷺ ھے اور سختی اور ظلم کرنا گناہ اور عذاب کا ذریعہ ھے۔

اصلاحی درس نمبر 7: قرآن مجید کو خوب یادکرنا سنت رسول ﷺ ہے اور قرآن مجید کو بھول جانا گناہ اور عذاب کا ذریعہ ہے۔

اصول زرین: علم تجوید کے قواعد کے مطابق قرآن مجید کوزبانی یادکرنا یا قرآن مجید ناظرہ سے پڑھنا، تلاوت کے ذریعہ روحانی تسکین اور شفاء حاصل کرنا، قرآن مجید کی تدریس اور تبلیغ کرنا، قرآن مجید کے لائے ہوئے نظام اسلام کو پوری دنیا میں نافذ کرنے کی محنت کرنا معلمین ومعلمات کی ذمہ داری ہے اور عظیم سعادت ہے۔ قرآن مجید کو بھول جانا، شاگردوں کو پختگی کے ساتھ قرآن مجید یاد نہ کرانا، ان کو قرآن کی خدمت کے لئے تیار نہ کرنا، ان کی نیک تربیت نہ کرنا، قرآن مجید کے مقابلے میں دنیا کی دولت کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا، دنیا کے عہدہ اور منصب کو قرآن مجید کے درس وتدریس پر ترجیح دینا، ناشکری، گناہ اور توہینِ قرآن ہے۔

آیئے! اللہ جل شانہ، کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان عالی شان کی روشنی میں قرآن مجید کو بھول جانے سے بچنے کی فکر کریں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : "تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ ،فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِّنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا " (بخاری ومسلم) نبی علیہ السلام نے فرمایا: قرآن مجید کی حفاظت کرو (خوب یادکرو) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قرآن مجید سینوں سے جلدی نکل جاتا ہے، بہ نسبت رسی توڑ کر بھاگنے والے اونٹ کے۔"

اصلاحی درس نمبر 8: عبادت کرنا ور مرتے دم تک دین کی خدمت کرنا سنت رسول ﷺ ہے اور فرائض کو پورا نہ کرنا گناہ اور عذاب کا ذریعہ ہے۔

اصول زرین: شاگردوں کو نمازوں کی پابندی، ذکرواذکار کا شوق اور دعاؤں کی عادت دلانا کامیاب اساتذہ کا طرۂ امتیاز ہے۔ دنیا اور دولت کی حرص سے اللہ کے احکامات میں سستی کرنا اور دین کی خدمت کو چھوڑنا جہالت اور بدقسمتی ہے۔

آیئے! اللہ جل شانہ، کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان عالی شان کی روشنی میں مرتے دم تک خدمتِ قرآن کریں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :مَااُوْحِیَ اِلَیَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ ،وَاَکُوْنَ مِنَ التَّاجِرِیْنَ وَلٰکِنْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِرَبِّکَ وَکُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ،وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ " (مشکوٰۃ) ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا

کہ میں مال جمع کروں، اور تاجر بنوں بلکہ مجھے اللہ تعالیٰ یہ حکم دیتے ہیں کہ اپنے رب کی تسبیح وتعریف کرو، نماز پڑھنے والوں میں شامل رہو اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہو یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے۔"

اصلاحی درس نمبر9: نیک گمان اور آپس میں اتفاق واتحاد قائم رکھنا فرمان رسول ﷺ ہے۔ بدگمانی اور بغض وحسد گناہ اور عذاب کا ذریعہ ہے۔

اصول زرین: جب ایک مدرسہ میں چند معلمین یا معلمات ہوں تو درسگاہ نبوت کے طلباء کا حضرات صحابہ کرام کی طرح آپس میں اتفاق واتحاد سے رہنا، ایک دوسرے کے مقام ومرتبہ پر خوش ہونا خصوصاً ذمہ داران مدرسہ کے متعلق اچھا گمان اور اعتماد رکھنا عروج وترقی کا ذریعہ ہوگا۔ امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے اس ارشاد گرامی کی روشنی میں اہل مدرسہ دین اسلام کی خدمت کریں گے تو اختلاف وانتشار اور شکست وزوال سے محفوظ رہیں گے۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَاتَحَسَّسُوْا وَلَاتَجَسَّسُوْا وَلَاتَنَاجَشُوْا وَلَاتَحَاسَدُوْا وَلَاتَبَاغَضُوْا وَلَاتَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا (بخاری ومسلم)

ترجمہ: سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم دوسروں کے متعلق بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے، تم کسی کی کمزوریوں کی ٹوہ میں نہ رہا کرو، اور جاسوس کی طرح رازدارانہ طریقے سے کسی کے عیب معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو اور نہ ایک دوسرے پر بڑھنے کی بے جا ہوس کرو، نہ آپس میں حسد کرو، نہ بغض وکینہ رکھو اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو، بلکہ اے اللہ کے بندو! اللہ کے حکم کے مطابق آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

اصلاحی درس نمبر 10: مسلمانوں کی مدد اور پردہ پوشی سنت رسول ﷺ ہے، عیب جوئی اور طعنے دینا گناہ اور عذاب کا ذریعہ ہے۔

اصول زرین: ایک روایت میں ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے مسلمان اپنے مسلمان بھائی پر ظلم نہیں کرے گا اور نہ اس کو دشمنوں کے حوالے کرے گا جو مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں پوری کرتے ہیں اور جو مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کی تکلیف دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی تکلیف دور فرماتے ہیں اور جو مسلمان دوسرے مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرماتے ہیں۔

آیئے! اللہ جل شانہٗ کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان عالی شان کی روشنی میں مسلمانوں کی خدمت کریں۔قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ ،مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ ،وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَۃً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ بِھَا کُرْبَۃً مِّنْ کُرَبِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ،وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ" (بخاری و مسلم) شرح ریاض الصالحین ص ۱۱۱)

اصلاحی درس نمبر 11: زیادہ سے زیادہ شاگردوں کو دعوت الی اللہ کے لئے تیار کرنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اللہ جل شانہ، حضرات صحابہ کرامؓ اور اپنے مشائخ اور اساتذہ سے عقیدت و محبت رکھنا سعادت ہے اور ان سے عقیدت و محبت نہ رکھنا اور ان کی بے ادبی کرنا شقاوت ہے۔

اصول زرین: معلمین قرآن و معلمات اسلام اپنے شاگردوں کو نصیحت کریں کہ جس معلم یا معلّمہ سے قرآن کا ایک حرف سیکھا اور جس مدرسہ میں علم و عمل حاصل کیا اور جن اساتذہ واسلاف کے ذریعہ قرآن وحدیث کی نعمت ہم تک پہنچی ،ان سب کا ادب ،ان کے درجات عالیہ اور مغفرت کے لئے دعائیں کرنا، ختم قرآن کا ثواب ان کو بخشنا، ترقی وقبولیت کی کامیاب تدابیر میں سے ہے۔

ایک روایت کا مفہوم ہے کہ! ایک شخص امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آیا اور پوچھا اے اللہ کے رسول! آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو نیک لوگوں کے ساتھ محبت رکھتا ہے مگر خود اس کے اعمال ان جیسے نہیں ہیں، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان آخرت میں انہیں کے ساتھ ہوگا جن کے ساتھ دنیا میں محبت کرتا تھا۔

آیئے! اللہ جل شانہٗ کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان عالی شان کی روشنی میں، اپنے مشائخ واساتذہ کے ساتھ جنت میں رفاقت حاصل کریں۔ "جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، کَیْفَ تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ، اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ یَلْحَقْ بِھِمْ ،فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ" (بخاری و مسلم)